ماہنامہ
خالد
ربوہ

مئی ۱۹۸۶ء

ایڈیٹر
عبدالسمیع خان

کوئی نہیں جو اس تعلق کو کاٹ سکے

امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں :-

"قدرتِ ثانیہ جاری ہے اور جب تک اِس قدرت کے ساتھ جماعت وابستہ رہے گی خدا کی قدرت جماعت کے ساتھ وابستہ رہے گی کوئی نہیں جو اِس تعلق کو کاٹ سکے پس آپ کامل وفا کے ساتھ خدا کی قدرتِ ثانیہ کے ساتھ تعلق جوڑے رکھیں۔ مَیں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں اور خدا کی قسم کھا کر آپ سے کہتا ہوں کہ خدا کی قدرت کبھی بھی آپ سے اپنا پیوند نہیں توڑے گی۔ ہرگز نہیں توڑے گی اور ہرگز نہیں توڑے گی یہاں تک کہ (دینِ حق) کو کامل غلبہ نصیب ہو جائے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۰ر جنوری ۱۹۸۶ء)

ہجرت ۱۳۶۵ ہش | مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان | مئی ۱۹۸۶ء

جلد ۳۳ ——— شمارہ ۸

ایڈیٹر
عبدالسمیع خان

نائبین
منیر احمد منور
محمد عثمان شاہد، عبدالقدیر قمر

قیمت سالانہ : ۲۵ روپے
قیمت ماہانہ : ۲ روپے ۵۰ پیسے
ممالک بیرون : ۱۵۰ روپے

پبلشر: مبارک احمد خالد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ
مطبع: ضیاءالاسلام پریس ربوہ ؛ رجسٹرڈ نمبر: ایل ۵۸۳۰ ؛ کتابت: شیخ عبدالماجد دارالعلوم وسطی ربوہ

اداریہ

قدرتِ ثانیہ

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کا دن جماعتِ احمدیہ میں قدرتِ ثانیہ کے ظہور کا دن تھا جس نے تا ابد جماعت احمدیہ کیساتھ رہنا تھا اس دن حضرت حافظ حکیم مولانا نورالدین صاحب نے جماعت کے پہلے امام کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں اس نازک وقت کا پورا اندازہ کرنا آج ممکن نہیں ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی وفات کی وجہ سے احمدی نیم جاں ہو چکے تھے اور مخالفین یہ سوچ کر خوشیاں منا رہے تھے کہ اب احمدیت صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے گی مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے قدرتِ ثانیہ کے ذریعہ جماعت کے دلوں کو تسکین سے بھر دیا اور یہ کارواں نئے جوش اور تازہ عزائم کیساتھ سوئے منزل رورانہ ہوگیا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ تو ایک تخم ریزی کرنے کے لیے آئے تھے۔ سو آپ کے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا مگر اس کا پھلنا اور پھولنا اور تمام زمین پر محیط ہو جانا قدرتِ ثانیہ کے ذریعہ مقدر ہے اور دیکھنے والی آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ قدرتِ ثانیہ کے ذریعہ کل عالم میں توحید کا ایک غلغلہ برپا ہے ۔ دین کو ہر لمحہ ایک نئی تمکنت عطا ہو رہی ہے۔ خوف آتے ہیں مگر ڈرانے اور مٹانے کے لیے نہیں بلکہ خوشیوں اور امن میں بدلنے کے لیے۔ مصائب اور مشکلات کی آندھیاں قدرتِ ثانیہ کی دیواروں سے ٹکرا کر دم توڑ دیتی ہیں اور حاسد نگاہیں جماعت کو مزید بلند چوٹیاں سر کرتے ہوئے پاتی ہیں۔

یہ ساری برکت اور سارا نور قدرتِ ثانیہ کے طفیل ہے۔ قدرتِ ثانیہ جماعت کی رُوح، اس کی جان اور اس کا دل ہے۔ وہ جغرافیائی حدود اور رنگ و نسل کی قیود سے آزاد ہے۔ وہ تمام عالم کے لیے محبت اور سلامتی کا پیغام ہے قدرتِ ثانیہ کو خدا کے فضلوں، خدا کی حمایت اور خدا کی نصرت کا وطن حاصل ہے اور کوئی نہیں جو اسے بے وطن کر سکے۔ یہ ایک عظیم انعام ہے جو عملِ صالح کے ساتھ مشروط ہے۔ پس قدرتِ ثانیہ کے ساتھ زندہ تعلق قائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کا سلسلہ ممتد کرنے کے لیے بے قرار دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ اس کی بقا کی خاطر ہر قربانی کے لیے تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ یہی نسخہ کیمیا ہے جو ہمارے لیے ابدی مسرتوں کا سرچشمہ ہے۔

ایک عظیم پیشگوئی

اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات

القرآن

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ (سورۃ النور: ۵۶)

ترجمہ:۔ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انکو زمین میں خلیفہ بنا دیگا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے وہ ان کیلئے اسے مضبوطی سے قائم کر دیگا اور انکے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کیلئے امن کی حالت تبدیل کر دیگا۔ وہ میری عبادت کرینگے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے"۔

الحدیث

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًا فَتَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ

خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ ۔ (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ:۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھائے گا اور خلافتِ راشدہ قائم ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق کونہ اندیش بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق ظالمانہ بادشاہت قائم ہوگی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرماکر آپؐ خاموش ہو گئے۔

کروں کیونکر ادا میں شکر باری
فدا ہو اس کی رہ میں عمر ساری

مرے سر پر ہے منت اسکی بھاری
چلی اس ہاتھ سے کشتی ہماری

مری بگڑی ہوئی اس نے بنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

جواہر پارے

قدرتِ ثانیہ کی بشارت

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اِس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسُولوں کی مدد کرتا ہے...... اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں.....

.... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے.... تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔ (الوصیّۃ)

جہاں رمضان داخل ہو جائے

رمضان کے برکات و فضائل سے متعلق ایک حدیث نبویؐ کی لطیف تشریح

فرمودہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک سے متعلق فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ کی رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ خواہ وہ آسمان کے دروازے ہوں یا جنت کے دروازے ہوں ان دروازوں سے کیا مراد ہے اور جو دروازے بند کیے جاتے ہیں وہ جہنم کے کون سے دروازے ہیں اور کس قسم کی زنجیریں ہیں جن میں شیطان کو جکڑا جاتا ہے اور کیا اس سے ایک عمومی کیفیت مراد ہے یا کوئی خاص معانی ہیں جو بعض حالات میں محدود ہیں اور ان کو ساری دنیا پر عمومی حالت میں چسپاں نہیں کیا جا سکتا۔

جہاں تک رمضان کے مہینہ کا تعلق ہے یہ تو بظاہر مومنوں پر بھی آتا ہے اور کافروں پر بھی آتا ہے خدا کے منکرین پر بھی آتا ہے اور خدا کے ماننے والوں پر بھی آتا ہے۔ نیک اور پاک عمل کرنے والوں پر بھی آتا ہے اور فسق و فجور میں مبتلا رہنے والوں پر بھی آتا ہے اس لیے ایک بات تو قطعی ہے کہ اس کے عمومی معنے درست نہیں کیونکہ جہاں تک رمضان کے مہینہ کا تعلق ہے اس مہینہ میں دنیا کی بھاری اکثریت پہلے کی طرح فسق و فجور میں مبتلا رہتی ہے اور رمضان کی قطعاً پرواہ نہیں کرتی۔ پس یہ کہنا کہ اس مہینہ میں شیطان جکڑا جاتا ہے یا رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور غضب کے دروازے بند ہوتے ہیں یہ دراصل حدیث کے مفہوم کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ فرمایا اِذَا دَخَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ کہ جب شہرِ رمضان داخل ہو جاتا ہے تو اس سے یہ مُراد نہیں کہ بالعموم ساری دنیا پر برکتیں نازل ہوتی ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہاں وہاں برکتیں لے کر آتا ہے جہاں جہاں وہ داخل ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہائی فصیح و بلیغ انسان تھے۔ آپ کی زبان مبارک میں ایسی فصاحت و بلاغت تھی کہ کتاب اللہ کے بعد کبھی کسی انسان نے کسی دوسرے انسان سے ایسی فصاحت و بلاغت نہیں دیکھی۔ چنانچہ اس حدیث کے آغاز میں ہی آنحضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سمجھنے کی چابی رکھدی - آپؐ نے فرمایا اذا دخل شھر رمضان کہ جب جب اور جہاں جہاں ماہِ رمضان داخل ہوگا وہاں وہاں یہ کیفیات پیدا کرے گا اور مراد یہ ہے کہ رمضان جب اپنی پوری شرائط کے ساتھ کہیں داخل ہوگا تو انسان کے لیے برکتوں کا موجب بنے گا - ورنہ عملاً رمضان کوئی ایسی چیز تو نہیں ہے جو شہروں میں داخل ہوجائے یا ملکوں میں داخل ہوجائے یہ تو انسان کے وجود میں داخل ہوتا ہے - مراد یہ ہے کہ جس انسان کے وجود میں رمضان کا مہینہ داخل ہوجائے گا اس کے جہان میں نیک تبدیلیاں پیدا ہوجائیں گی - اس کے زمین وآسمان میں تبدیلیاں پیدا ہوجائیں گی، یعنی جہاں تک انسان کا تعلق ہے وہ انسان جو اپنے آپ کو رمضان کے تابع کردے تو گویا رمضان المبارک اپنی ساری برکتوں کے ساتھ اس انسان میں داخل ہوگیا - اس طرح ایسے انسان کے جہان میں جو بھی جنت کے دروازے ہیں وہ سارے کھل جائیں گے اور جہنم کے جتنے دروازے ہیں وہ بند کر دیئے جائیں گے - یعنی اللہ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے اور اس کا شیطان زنجیروں میں جکڑا جائے گا - یہ ہے اس حدیث کا اصل مفہوم چنانچہ اس پہلو سے جب ہم مزید غور کرتے ہیں تو یہ جاننا مشکل نہیں رہتا کہ وہ دروازے کون سے ہیں -

جہاں تک انسان کی ذات کا تعلق ہے انسان کے پانچ حواس تو وہ ہیں جن کو حواس خمسہ کہتے ہیں یعنی سونگھنے کی طاقت، سننے کی طاقت، دیکھنے، چکھنے کی طاقت اور لمس یعنی چھونے کی طاقت اور اس کے علاوہ دو قسم کے اور رستے ہیں جو انسان کو داخل ہونے کے لیے یا نکلنے کے لیے یعنی دخول اور خروج کے لیے دیئے گئے ہیں - انسان کو بعض قسم کے ایسے رستے عطا ہوئے ہیں جن کے اندر دونوں طاقتیں ہیں - اُن کے اندر چیز داخل بھی ہوسکتی ہے اور خارج بھی ہوسکتی ہے - انسانی زندگی میں ان کو بہت اہمیت حاصل ہے - پس ان دروازوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو انسانی جہان کے سات دروازے بنتے ہیں (اور سات آسمانوں کے گویا سات دروازے ہیں) یہ رمضان المبارک کی برکت ہے اور عبادت کا ایسا ایک ہی طریق ہے جو ان ساتوں دروازوں پر پہرے بٹھا دیتا ہے اس کے علاوہ ایک بھی ایسی عبادت آپ سوچ نہیں سکتے جو انسان کے ان قویٰ پر اور اِن رستوں پر کامل طور پر حاوی ہوجائے -

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ جب کسی مومن کی زندگی میں رمضان داخل ہوجاتا ہے تو وہ سات قوتوں کے رستے جو اس کو جنت کی طرف بھی لے جاسکتے ہیں اور جہنم کی طرف بھی لے جا سکتے ہیں وہ ساتوں رستے جنت کی طرف لے جانے کے لیے وقف ہوجاتے ہیں - وہ ساتوں رستے آسمانوں کے دروازے بن جاتے ہیں - گویا تنزل کی بجائے رفعتوں کی طرف لے جانے کے لیے ممد اور مددگار ثابت ہوتے ہیں، شیطان ان سات رستوں سے ہی انسان پر حملے کرتا ہے، فرمایا ایسے مومن کا شیطان جکڑا جاتا ہے اور کوئی راہ نہیں پاتا کیونکہ ان ساتوں رستوں پر اللہ کی رضا کے پہرے بیٹھے ہوئے ہیں ان ساتوں رستوں پر خدا کے فرشتوں کا پہرہ ہوتا ہے - شیطان بالکل بے بس اور عاجز آجاتا ہے گویا روزہ ایک ایسی کامل عبادت ہے کہ جس کے نتیجہ میں شیطان کے لیے انسانی نفس میں داخل ہونے کے لیے کوئی بھی راہ باقی نہیں رہتی -

پس اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنی ان سات قوتوں کو یا ذرائع کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے تو گویا آسمان سے اس کے لیے سات دروازے کھولے جاتے ہیں۔ سات کا عدد ایک SYMBOL یعنی علامت ہے اور اظہار کا ایک طریق ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ انسان جو اپنی ساری قوتوں کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی ساری طاقتیں اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیتی ہیں۔ ایسے شخص پر جب خدا کے فضل سے آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو وہ سات نہیں رہتے بلکہ بے شمار دروازے کھل جاتے ہیں اس لیے مومن کا کام یہ ہے کہ رمضان کی برکت کے نتیجہ میں اپنے وجود میں جب رمضان کو داخل کرلے تو اپنا سب کچھ خدا کے لیے کھول دے اور شیطان کے لیے بند کر دے۔ ایسی صورت میں ابواب رحمت یعنی اللہ کے فضلوں کے دروازے کھل جاتے ہیں جو سات کے مقابل پر (عدداً) بطور کامل عدد کے بے شک کہدیں لیکن عملاً بے انتہاء ہیں ان کی گنتی نہیں ہوسکتی، ان کا شمار نہیں ہوسکتا۔ گویا جب مومن اپنا جہان خدا کے حضور پیش کر دیتا ہے تو اللہ کا جہان ہر طرف سے اس پر رحمتیں برسانے لگتا ہے یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کا مطلب جو آنحضورؐ نے رمضان کی برکات سے ہمیں آگاہ کرنے کے لیے ارشاد فرمائی ہے۔

روزہ کی جزا میں خود ہوں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے سب کام اسکے اپنے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور مَیں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اسکی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کرونگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے مَیں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔"

(صحیح بخاری کتاب الصوم)

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ

حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے خطبات
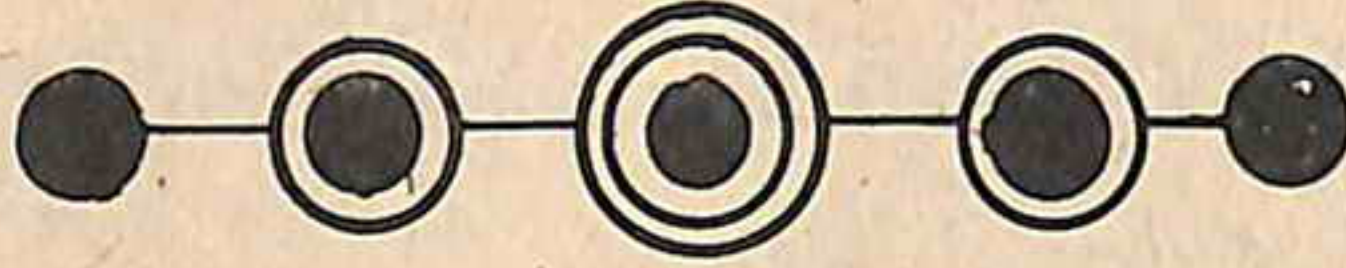
خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۶ء

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۰۱، سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۱ اور سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۳۰ کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں حضور نے فرمایا کہ جماعت اس زمانے میں عظیم الشان ابتلاء کے دَور سے گذر رہی ہے حضور نے فرمایا کہ اس دور میں جہاں تک درد کی مختلف لہروں کا تعلق ہے گذشتہ دنوں جو ہمارے بہت ہی پیارے بھائیوں کے خلاف دردناک سزاؤں کا اعلان کیا گیا اس درد کی سب لہروں سے بڑھ کر اس درد کی لہر نے جماعت کو مغلوب کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ درد بھی ایک قوت ہوتا ہے اور اس قوت کو آپ جس طرح چاہیں استعمال کریں۔ جس قسم کے خیالات اور جس قسم کے اعمال پیدا کرنا چاہیں اس قوت کے نتیجے میں پیدا کر سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ ایک رجحان یہ دیکھا گیا ہے کہ بکثرت احمدیوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ ہمیں عددی اکثریت و غلبہ کب نصیب ہوگا حضور نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ الٰہی جماعتوں سے عددی غلبہ کے وعدے بھی فرماتا ہے اور عددی کثرت بھی عطا فرماتا ہے لیکن خدا کے نزدیک عدد کی بجائے کیفیت کی قیمت ہے اور اس کیفیت کی قیمت کا یہ حال ہے کہ بعض اوقات چند کی خاطر بعض دفعہ ایک وجود کی خاطر کل عالم کو بھی ہلاک کر دے تو خدا تعالیٰ کی اقدار کے پیمانوں کے لحاظ سے یہ فیصلہ بالکل درست ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ وہ احمدی احباب جن کے دل میں بار بار یہ خواہش پیدا ہو رہی ہے کہ ہمیں عددی کثرت جلد نصیب ہو جائے ان کو میرا یہ پیغام ہے کہ عددی اکثریت کی بجائے اپنے معیار تقویٰ کو بڑھانے کی طرف توجہ کریں۔ حضور ایدہ اللہ نے آیت قرآنیہ یایّھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقاناً کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں بعض توہمات کا ازالہ فرمایا گیا ہے جب مومنوں کو تقویٰ بڑھانے کی تلقین کی جاتی ہے تو طبعاً دل میں خیال آتا ہے کہ دشمن کو ہمارے دل کے تقویٰ کا کیا پتہ؟ گو ہم اس خیال سے کہ ہمیں تقویٰ نصیب ہو گیا ہے اندرونی طور پر فتح کے شادیانے بجا رہے ہوں گے مگر دشمن ہمارے حال سے غافل، تمسخر کرتا ہوا یہاں سے جائیگا اسے اپنی شکست کا کوئی احساس نہیں ہوگا اس لیے ایسی فتح عظیم بھی ہو تو لذت بخش اور تسکین بخش نہیں ہو سکتی اس وہم کے ازالہ کے لیے فرماتا ہے کہ اگر تم خدا کا تقویٰ اختیار کرو تو وہ تمہیں نمایاں چمکنے والا امتیازی نشان دیگا یہ فکر مت کرو کہ تمہاری اندرونی تبدیلی کے نشان کو غیر نہیں دیکھیں گے خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہارے اندر بھی تبدیلیاں پیدا کر دیگی اور آفاق میں

بھی نشان ظاہر کریگی۔ یہ تمام دنیا کو نظر آئیگا۔ حضور نے احادیث نبویہ اور فرمودات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی روشنی میں تقویٰ کی حقیقت اور اس کے تقاضوں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ تقویٰ محض خدا کے فرضی خوف کا نام نہیں۔ تقویٰ کوئی ایسی چیز نہیں جو دل میں چھپا رہتا ہے اور ظاہر نہیں ہوتا۔ تقویٰ ایسی چیز ہے جو اپنوں کو بھی نظر آتا ہے اور غیروں کو بھی نظر آتا ہے

حضور نے فرمایا:

اس دور میں سب سے بڑا مالِ غنیمت اور سب سے بڑی فتح جو آپ حاصل کر سکتے ہیں وہ مال غنیمت تقویٰ کا مالِ غنیمت ہے اور وہ فتح اپنے دل کی، اپنے نفس کی فتح ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب وہ جو سچے دل سے اپنے بھائیوں کی تکلیف پر رو رہے ہیں اور دُکھ محسوس کر رہے ہیں اگر اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتے۔ اپنی روش میں نمایاں فرق پیدا نہیں کرتے تو وہ آنسو بھی جھوٹے ہیں اور وہ درد بھی جھوٹے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر یہ درد آپ کو تقویٰ کا نور عطا کر دے تو یہ وہ پھلجھڑیاں ہیں جن کے مقابل پر اور کوئی پھلجھڑیاں نہیں۔ آپ کے دل میں نور کے سوتے پھوٹنے لگیں آپ کے دل میں تقویٰ کی وہ پھلجھڑیاں چلیں جن سے نور کے رقص آپ کے سینوں میں دکھائی دیں جن میں چاندنی تھرکتی ہوئی دکھائی دے جن میں اللہ کا پیار رقصاں ہو اور خدا کی محبت کے نغموں کی آوازیں پھوٹ رہی ہوں آپ ان جلوؤں کی تمنا کیوں نہیں کرتے۔ یہ وہ غلبے ہیں جو حقیقی غلبے ہیں اور دائمی غلبے ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۸ مارچ ۱۹۸۶ء

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۵۵ کی تلاوت فرمائی اور پھر اس کی تفسیر میں فرمایا کہ دنیا میں دو قسم کی مالی قربانیاں دی جاتی ہیں اوّل وہ قربانی جو خالصۃً لِلّٰہ دی جاتی ہے اور تقویٰ پر مبنی ہوتی ہے اس کے متعلق الٰہی قانون یہ ہے کہ تھوڑی بھی ہو تو خدا کی نظر میں بے شمار کے طور پر مقبول ہوگی۔ دوسری مالی قربانی وہ ہے جو دنیا کے دکھاوے کے لیے یا دیگر اغراض کی خاطر کی جاتی ہے وہ پہاڑوں کے برابر بھی ہو تو وہ قبول نہیں ہوگی اور ردّ کی جائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا کہ تم نے سونے کے پہاڑوں کے برابر اس کی راہ میں خرچ کیا۔ اگر کسی دکھاوے یا تقویٰ کی کمزوری یا کسی اندرونی گناہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو دنیا میں وہ مال قبول نہ ہوا تو آخرت میں بھی تمہارے حصہ میں کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اس وقت تمہارا یہ اصرار کہ میں نے تو خدا کی راہ میں اتنا سونا خرچ کیا تھا اتنے خزانے لٹائے تھے اس اعتراض کی اس وہم کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہوگی۔

حضور نے خطبہ میں بالخصوص نظامِ وصیت سے تعلق رکھنے والے مالی امور کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ بعض لوگ تقویٰ کے معیار سے گر کر بعض قانونی نکات سے فائدہ اٹھانے کی سعی کرتے ہیں۔ بحث یہ نہیں ہے کہ مال کون دیتا ہے یا کتنا دیتا ہے بحث صرف یہ ہے کہ جو کچھ دیا گیا تھا اس کے پیچھے رُوحِ تقویٰ تھی یا نہیں اس لیے میں موصیان کو نصیحت کرتا ہوں کہ ابھی وقت ہے زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنے معاملات کو درست کر لینے کا۔ اگر اس دور میں آپ نے اپنے معاملات درست نہ کئے یا بعض باتیں مخفی رکھیں کسی پہلو سے بھی آپ تقویٰ کے معیار پر پورا نہ اترے تو پھر یہ وہم

اور گمان دل سے نکال دیں کہ قیامت کے دن آپ اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے بدلے اس دنیا کی مالی قربانیاں پیش کریں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے نظام کو بھی تقویٰ کے ان معیاروں کا خیال رکھنے اور اس طرف توجہ دینے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ وہ نظام جو امراء سے اور سلوک کرے اور غرباء سے اور سلوک کرے وہ روحانی اور الٰہی نظام نہیں ہو سکتا اس لیے نظام جماعت کی تو اس معاملہ میں ایک ہی آنکھ ہے اور وہ تقویٰ کی آنکھ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ نظام جماعت تو ہر ایک کیساتھ وہی سلوک کرے گا جو خدا کا کلام ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ایک ہی طرح کا سلوک کیا جائے اگر کسی کو ٹھوکر لگتی ہے ہے تو میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ وہ پہلا نفس کا کیڑا ذمہ دار ہے جس نے اس کی قربانیوں کو تباہ کیا اور اس نے اس کی فکر نہیں کی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے قادیان میں مقامات مقدسہ کی ضروری مرمتوں اور دلی اور کانپور میں بننے والے مراکز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے خیال میں چالیس لاکھ روپے تک کی ضرورت ہے مگر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان کی جماعتوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بیرون ہندوستان عام تحریک نہ کی جائے اس سلسلے میں حضور ایدہ اللہ نے تین صورتوں کا ذکر فرمایا جن کو ملحوظ رکھتے ہوئے قربانی کی جائے۔ ایک تو یہ کہ ہندوستان کی جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں اور گذشتہ کوتاہیوں اور غفلتوں کی معافی مانگیں اور قربانی کے معیار میں دنیا کی باقی جماعتوں کے ساتھ چلنے کا عزم کرلیں۔ دوسری صورت کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ دوسرے درجہ پر وہ لوگ ہیں جو ہندوستان کی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں مگر باہر چلے گئے ہیں۔ مثلاً امریکہ میں یورپ میں اور دیگر ممالک میں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر یہ سارے چاہیں تو چالیس لاکھ کیا سارے چندوں کے علاوہ بھی کروڑوں روپیہ پیش کر سکتے ہیں میں اپیل کرتا ہوں ان ہندوستان نژاد احمدیوں سے کہ وہ اس مالی قربانی میں آگے آئیں اور تیسرے درجہ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اگر کوئی انفرادی طور پر اپنا یہ حق جتلائے کہ قادیان کا تعلق ساری دنیا کی جماعتوں سے ہے ہمیں بھی تعلق ہے ہم اپنے دل کے جذبے سے مجبور ہو کر یہ حق مانگتے ہیں کہ ہمیں اجازت دی جائے تو ایسے شخص کی قربانی کو رد نہیں کیا جائے گا (حضور نے اس تحریک کا نام " توسیع مکان بھارت فنڈ" رکھا) خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے ساہیوال اور سکھر کے مظلوموں سے متعلق فرمایا کہ گذشتہ خطبات میں جب ان کا ذکر ہوا اور جماعت کے جذبات ان تک پہنچ گئے تو انہوں نے پیغام دیا ہے کہ سارے احباب جماعت کو ہمارا السلام علیکم پہنچا دیا جائے اور یقین دلایا جائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی خوش ہیں اور غیر معمولی سعادت سمجھ رہے ہیں اس لیے ہم پر رحم نہ کریں صرف دعائیں کریں اور باہر والوں کو تسلی دیں ہماری طرف سے کہ ہمارا فکر نہ کریں۔ حضور نے فرمایا یہ پیغام تو ٹھیک ہے مگر فکر کیسے نہ کریں یہ کوئی ایسی چیز نہیں کہ کسی کے کہنے سے کہ فکر نہ کرو فکر ہٹ سکتی ہے ان کا یہی کام تھا انکو خدا نے یہی سعادت بخشی ہے یہی انکے شایان شان تھا وہ پیغام ہمیں مل گیا ہے لیکن ہم اپنے طور پر جو خدا نے ہمیں توفیق دی ہے ان کے لیے کریں گے دعائیں بھی کریں گے وہ ساری جماعت کے لیے فرض کفایہ ادا کرنے والے لوگ ہیں ساری جماعت کی جانی قربانی کی روح کو زندہ کرنے والے لوگ ہیں اس لیے وہ تو دل سے نہیں اتارے جا سکتے ؏

نظامِ قدرتِ ثانیہ

جناب
راجہ نذیر احمد ظفر

بھڑک رہی ہے اگرچہ دوزخ یہ تیرے مستوں کو فکر کیوں ہو
برس رہا ہے ہمارے سر پر ترے کرم کا سحاب ساقی

ہماری جنت، ہماری دوزخ، رضا و ناراضگیٔ جاناں
نہ ہم کو حرصِ ثواب ساقی نہ ہم کو خوفِ عذاب ساقی

طریق روحانی میکدے کا یہ کتنا دلکش ہے کتنا پیارا
اُسی کو چنتے ہیں سارے میکش کرے جسے انتخاب ساقی

وہی ہے آج اپنا میرِ محفل کہ جس کے سینے میں ضو فشاں ہیں
علوم و حکمت کی مشعلیں اور تیری پیاری کتاب ساقی

یہ ہاتھ جو ہاتھ میں ہے سب کے یہ تیری حبلِ متین ہے مولا
نظام وابستہ جس سے ہم ہیں جہاں میں ہے لاجواب ساقی

سپرِ امامت کی دے کے ہم کو بچا لیا یورشِ عدو سے
ترے تشکر میں جھک رہی ہے جبینِ ہر شیخ و شاب ساقی

خبر وہ فضلِ عمر کی پوری ہوئی کہ آیا ہے آنے والا
جلو میں فتح و ظفر لیے اور نصرتیں ہم رکاب ساقی

حصارِ امن و اماں میں اُن کو بھی لا جو ہم سے بچھڑ گئے ہیں
جو چھوڑ کر شہرِ عافیت کو ہوئے ہیں خانہ خراب ساقی

درود اُس پر سلام اُس پر کہ جس نے تیرا پتہ دیا ہے
لنڈھائی ہے جس نے تشنہ روحوں کے واسطے بے حساب ساقی

ہم اُس کی اُلفت میں جی رہے ہیں ہم اُس کی عزت پہ مر رہے ہیں
ہماری موت و حیات عشقِ نبیؐ سے ہے فیضیاب ساقی

اگرچہ کمزور و ناتواں ہوں پہ شاہِ کونینؐ کا جواں ہوں
عطا مجھے زورِ حیدرؓ ہی کر بلند ہے انتساب ساقی

ظفر کو بھی سرفراز کر دے ہو تیرے قدموں کی اوج ظاہر
میں تیرے پاؤں میں آگرا ہوں اے میرے عالی جناب ساقی

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل حضرت مولانا نورالدین صاحب کے سوانح اور دورِ امامت میں جماعت کی ترقیات

عبدالسمیع خاں

۱۔ پیدائش سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت تک

۱۸۴۱ء	بھیرہ ضلع شاہ پور کے محلہ معماراں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام غلام رسول اور والدہ صاحبہ کا نام نور بخت تھا۔
	بچپن میں والدہ محترمہ سے قرآن کریم پڑھا۔ فقہ کی چند کتب پنجابی میں پڑھیں۔ مدرسہ میں ابتدائی تعلیم۔
۱۸۵۳ء	اپنے بڑے بھائی سلطان احمد کے پاس لاہور آ گئے۔ آپ کو خناق کا مرض ہو گیا۔ منشی محمد قاسم صاحب سے فارسی کی تعلیم پائی۔
۱۸۵۵ء	بھیرہ کو واپسی۔ عربی اور فارسی کی تعلیم کا حصول
۱۸۵۷ء	دل میں قرآنِ کریم کی اُلفت و محبت کا پیدا ہونا۔ ترجمہ قرآن کی طرف رغبت
۱۸۵۸ء	راولپنڈی کے نارمل سکول میں داخلہ اور کامیابی۔ ۴ سال تک ورنیکلر مڈل سکول پنڈ دادنخان کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ ملازمت کے بعد ایک سال تک سفر و حضر میں مولوی احمد الدین صاحب بگوی سے عربی کی تعلیم پائی۔ تین ساتھیوں کے ہمراہ سفر رامپور، مراد آباد اور لکھنؤ۔ کئی اساتذہ سے استفادہ کیا۔
۱۸۶۴ء	سفر میرٹھ، دہلی۔ بھوپال
۱۸۶۵ء	حرمین شریفین کا سفر۔ حج بیت اللہ کی سعادت پائی۔ مکہ مکرمہ میں شیخ محمد خزرجی صاحب، سید حسین صاحب اور مولوی رحمت اللہ صاحب سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ مدینہ میں حضرت شاہ عبدالغنی مجددی سے بیعت کی۔

۱۸۶۹ء	مکہ معظمہ کو واپسی
۱۸۷۰ء	ہندوستان کو واپسی۔ دلی میں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے درس میں شمولیت
۱۸۷۱ء	آبائی وطن بھیرہ میں آمد۔ علماء کی طرف سے شدید مخالفت۔ قتل کی کوششیں۔
	آپ کی پہلی شادی محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بنت مفتی شیخ مکرم صاحب قریشی عثمانی سے ہوئی۔
	بھیرہ میں درس و تدریس اور مطب کا آغاز
	آپ کے بڑے بھائی مولوی سلطان احمد صاحب کا انتقال۔
۱۸۷۴ء	آپ کی بیٹی حفصہ کی ولادت
یکم جنوری ۱۸۷۷ء	وائسرائے ہند لارڈ لٹن کے دربار دہلی میں شمولیت
	بھوپال میں چند ماہ تک ملازمت اور بھیرہ کو واپسی
اپریل ۱۸۷۷ء	لاہور میں بانی آریہ سماج سوامی دیانند سرسوتی پر اتمامِ حجت
آخر ۱۸۷۷ء	ریاست جموں و کشمیر میں ملازمت کا آغاز
۱۸۷۹ء	کشمیر میں ہیضہ کی وبا کے دوران زبردست طبی خدمات
	دعوت الی اللہ کی وسیع سرگرمیاں۔ جموں میں درس قرآن
۱۵ نومبر ۱۸۷۹ء	اشاعت "فصل الخطاب فی مسئلۃ فاتحۃ الکتاب"
۱۸۸۰ء	انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کے ممبر بنے۔
۱۸۸۱ء	کشمیر میں ایک ماہ کے سفر کے دوران چودہ پارے حفظ کر لیے۔ بقیہ ۱۶ پارے بعد میں حفظ کئے۔
۱۸۸۲ء	براہینِ احمدیہ یا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اشتہارات دیکھ کر پہلا غائبانہ تعارف
۱۸۸۴ء	انجمن حمایتِ اسلام لاہور میں شمولیت
۱۸۸۵ء	حضرت مولانا نورالدین صاحب کی قادیان میں پہلی بار آمد اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے شرفِ ملاقات ہی سال
	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے دوبارہ ملاقات اور حضور کا ارشاد کہ عیسائیت کے مقابل پر ایک کتاب لکھیں۔
۱۸۸۶ء	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف "سرمہ چشم آریہ" کی سو جلدیں خرید کر مفت تقسیم کیں۔
	حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی آپ کی شاگردی میں آئے۔
جون ۱۸۸۷ء	"نور افشاں" میں پادری تھامس ہاول کے "شحنۂ حق" پر اعتراضات کے جواب میں ایک زبردست مضمون "منشورِ محمدی" میں تحریر فرمایا۔
۱۸۸۷ء	سر سید احمد خاں کی قائم کردہ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی معاونت
۷ جنوری ۱۸۸۸ء	حضرت مولوی صاحب کی بیماری کی وجہ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ عیادت کی خاطر جموں تشریف لے گئے۔
	مختلف زبانوں کے علماء تیار کر کے خدمات دینیہ بجا لانے کا منصوبہ

تاریخ	واقعہ
۱۸۸۸ء	اشاعت تصنیف "فصل الخطاب لمقدمہ اہل الکتاب"۔
	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نام وہ تاریخی خط جو "فتح اسلام" میں حضور نے درج فرمایا۔
	مہاراجہ کشمیر کی ملازمت سے استعفیٰ دینے کا پروگرام مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے منع فرما دیا۔
۱۸۸۸ء	حضرت مفتی محمد صادق صاحب آپ کی شاگردی میں آئے۔
مارچ ۱۸۸۹ء	حضرت مولوی صاحب کا عقد ثانی حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت منشی احمد جان صاحب کے ساتھ۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بھی برات کے ساتھ لدھیانہ تشریف لائے۔
۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء	لدھیانہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دستِ مبارک پر بیعت کرکے اول المبایعین ہونے کا شرف حاصل کیا۔
مئی ۱۸۸۹ء	حضرت مولوی صاحب کی والدہ ماجدہ کی وفات

ب۔ حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کی وفات تک

تاریخ	واقعہ
۱۸۹۰ء	"تکذیب براہین احمدیہ" از پنڈت لیکھرام کے جواب میں آپ کی تصنیف "تصدیق براہین احمدیہ" کی اشاعت
	آپ کا سب سے پہلا فوٹو راجہ امر سنگھ نے لیا جو پہلی دفعہ ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا۔
مارچ ۱۸۹۱ء	ڈاکٹر جگن ناتھ (جموں) سے حقیقتِ دین پر خط وکتابت
۱۳ اپریل ۱۸۹۱ء	لاہور میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے مسئلہ حیات و وفات مسیح پر گفتگو
۱۸۹۱ء	"ازالہ اوہام" کی اشاعت میں مالی معاونت
	اشاعت تصنیف "ردّ تناسخ"
	ملازمت سے استعفیٰ کا دوبارہ خیال مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے ممانعت
۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء	جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت
۲۱ جنوری ۹۲ء	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ سفر لاہور اور منشی میراں بخش کی کوٹھی پر حضور کے خطاب کے بعد تائیدی تقریر۔
۱۸۹۲ء	مہمانانِ جلسہ کے لیے قادیان میں ایک مکان تعمیر کرایا۔
ستمبر ۱۸۹۲ء	ریاست جموں وکشمیر میں ملازمت کا خاتمہ۔ بھیرہ واپسی پر ایک شفاخانہ اور عالی شان مکان کی تعمیر کا آغاز
۲۸ دسمبر "	جلسہ سالانہ کے موقع پر یورپ سے ایک رسالہ نکالنے کے لیے منتظم کمیٹی کے صدر بنے۔
۱۸۹۳ء	انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں شرکت اور پُر معارف لیکچر
اپریل "	سفر لاہور۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ملاقات کے لیے قادیان میں آمد اور پھر حضور کے ارشاد پر وہیں کے ہو کے رہ گئے۔ "الدار" میں رہائش۔

قادیان میں مطب، درس قرآن و حدیث، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اولاد کو تعلیم دیتے رہے۔
آپ کی تحریک پر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے رسالہ "برکات الدعا" تصنیف فرمایا۔

۲۲ مئی تا ۵ جون ۱۸۹۳ء — عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ (جنگِ مقدس) میں حضرت بانیٔ سلسلہ کی معاونت۔ اور اس کے بعد امرتسر میں پبلک تقاریر۔

جون ۱۸۹۳ء — حضرت بانیٔ سلسلہ کے ساتھ سفر جنڈیالہ اور تقریر

اگست ۱۸۹۳ء — حضرت بانیٔ سلسلہ کی شان میں فصیح و بلیغ عربی میں مضمون اور قصیدہ رقم فرمایا جو کرامات الصادقین میں شائع ہوا۔

دسمبر ۱۸۹۴ء — جلسہ سالانہ پر آپ کی شاندار تقریر

۱۸۹۵ء — سفرِ جموں۔ مہاراجہ کشمیر کی طرف سے دوبارہ ملازمت کی پیشکش مگر آپ کا انکار۔
ام الالسنہ کی تحقیق میں گراں قدر حصہ لیا۔

۳۰ ستمبر ۱۸۹۵ء — مقدس چولہ دیکھنے کے لیے سفرِ ڈیرہ بابا نانک میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی رفاقت

۱۸۹۶ء — سفرِ بہاولپور اور حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف سے ملاقات۔

اپریل تا اکتوبر ۱۸۹۶ء — حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو قرآن پڑھانے کے لیے حضرت بانیٔ سلسلہ کے ارشاد پر مالیر کوٹلہ میں رہے۔

۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء — جلسہ مذاہب عالم لاہور میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا مضمون "اسلامی اصول کی فلاسفی" آپ کی صدارت میں پڑھا گیا۔ اجلاس کا آغاز اور اختتام آپ کی تقریر سے ہوا۔

۱۸۹۷ء

جنوری — سفرِ مالیرکوٹلہ۔ مارچ تک وہیں رہے۔

۳۰ جنوری — انجمن حمایتِ اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں لیکچر

اپریل — لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ کے علاوہ آپ کی بھی خانہ تلاشی لی گئی۔

۲۰، ۲۱ جون — جلسۂ احباب قادیان میں شمولیت اور تقریر

۱۳ اگست — مقدمہ مارٹن کلارک کے سلسلہ میں کپتان ڈگلس کی عدالت میں گواہی

اکتوبر — حضرت بانیٔ سلسلہ کے ساتھ سفرِ ملتان۔ مدرسہ اسلامیہ کے ہال میں تقریر۔

۲۷ دسمبر — جلسہ سالانہ پر وجد انگیز خطاب

۱۸۹۸ء

جنوری	تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اجراء اور تکمیل کے لیے شاندار جدوجہد کی۔
فروری	الحکم کی قلمی معاونت کا آغاز
۳۱ رمئی	آپ کی بیٹی حفصہ کی شادی حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب سے ہوئی۔
جولائی	انجمن ہمدردان (دین) میں لیکچروں کا سلسلہ
۲۶ راگست	حضور کی بیٹی امامہ کی وفات
نومبر	حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا دوسرا نکاح پڑھانے کے لیے سفر مالیر کوٹلہ
دسمبر	جلسہ سالانہ پر تقاریر۔

۱۸۹۹ء

۴ رجنوری	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ سفر گورداسپور
۲۸ رجنوری	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ سفر دھاریوال
۱۵ رفروری	ولادت میاں عبدالحئی صاحب
	مولوی کرم دین آف بھیں کے خطوط کی اشاعت
	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ آپ کا سب سے پہلا فوٹو لیا گیا۔
	اس سال سوالات پر مشتمل قریباً تین ہزار خطوط آپ کی خدمت میں موصول ہوئے جن کے جواب آپ نے بذریعہ الحکم یا بذریعہ خطوط دیئے۔

۱۹۰۰ء

۲۴ رمارچ	آپ کی تجویز پر بعض قومی ضرورتوں میں مالی معاونت کی خاطر آمد و خرچ کے رجسٹر کھولے گئے۔
۲۹ رمارچ	علامہ شبلی نعمانی سے خط و کتابت اور انہیں دعوت حق۔
مارچ	پیر مہر علی صاحب گولڑوی سے خط و کتابت
۱۱ راپریل	خطبہ الہامیہ قلمبند کیا۔
مئی	منارۃ المسیح کے لیے سو روپیہ چندہ
۲۷ ردسمبر	جلسہ سالانہ پر تقریر

۱۹۰۱ء

۱۳ر فروری	بغرضِ شہادت سفر سیالکوٹ۔ راستہ میں لاہور میں عظیم الشان تقاریر
یکم اپریل	انجمن اشاعت (دین) کے صدر مقرر ہوئے۔
۱۵ر جولائی	مقدمہ دیوار کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ گورداسپور کا سفر
یکم اگست	آپ کی صاحبزادی امۃ الحئی صاحبہ کی ولادت۔ جو ۱۹۱۴ء میں حضرت مصلح موعود کے عقد میں آئیں۔
اکتوبر	آپ کی تصنیف "خطوط جواب شیعہ ورد نسخ قرآن" کی اشاعت
	حضرت مولوی صاحب نے اس سال قرآن مجید کا مکمل ترجمہ فرمایا مگر اس کا صرف ایک پارہ شائع ہو سکا۔ (جو ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا)

۱۹۰۲ء

۱۲ر ستمبر	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا نکاح پڑھا۔
۲ر اکتوبر	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا پہلا نکاح پڑھا۔
۲۴ر اکتوبر	فونوگراف میں آپ کا وعظ ریکارڈ کیا گیا۔
۳۱ر اکتوبر	اخبار البدر کے جاری ہونے پر اس کی قلمی معاونت کا آغاز

۱۹۰۳ء

جنوری	قادیان میں درسِ قرآن کا آغاز کیا۔
۲۸ر مئی	تعلیم الاسلام کالج قادیان کا افتتاح فرمایا
۲۲ر ستمبر	آپ کے صاحبزادہ عبدالقیوم کی ولادت
۴ر اکتوبر	حضرت محمد خان صاحب کپورتھلوی کے علاج کے لیے سفرِ کپورتھلہ، وہاں پر جلسہ میں تقریر فرمائی۔
	اشاعت تفسیر سورۃ الجمعہ

۱۹۰۴ء

۲۰ر اگست	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ سفرِ لاہور
اگست	آخر اگست تا اکتوبر مقدمات کرم دین کے سلسلہ میں گورداسپور مقیم رہے اور وہاں مجلس علم وحکمت جاری رہی
۲۷ر اکتوبر	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ سفر سیالکوٹ "لیکچر سیالکوٹ" آپ کی صدارت میں پڑھا گیا۔

اسی سال "ترکِ اسلام" کے جواب میں آپ کی کتاب نورالدین شائع ہوئی۔ نیز رسالہ ابطال الوہیتِ مسیح کی اشاعت

۱۹۰۵ء

۱۷؍اپریل	زلزلۂ کانگڑہ پر ایک لطیف مضمون تحریر فرمایا۔
۱۵؍جون	شدید بیماری کی وجہ سے وصیت تحریر فرمائی۔ مگر حضرت بانیٔ سلسلہ کو الہاماً آپ کی شفایابی کی بشارت دی گئی
۲۷؍جون	صاحبزادہ عبدالحیٔ کا ختمِ قرآن
۲۸، ۲۹؍جون	ختمِ قرآن کی خوشی میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ارشاد پر دعوت کا اہتمام
۲۸؍جولائی	آپ کے حرم اوّل کی وفات
۱۲؍اگست	صاحبزادہ عبدالقیوم کی وفات
۲۸؍اکتوبر	حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے بلاوے پر سفر دلی
۳؍نومبر	دہلی میں حضرت بانیٔ سلسلہ کی موجودگی میں لیکچر
۵؍نومبر	لدھیانہ میں آپ کا لیکچر
۲۰؍دسمبر	انجمن کارپرداز مصالح قبرستان (بہشتی مقبرہ) کے امین مقرر کئے گئے۔
۲۵؍دسمبر	ولادت میاں عبدالسلام صاحب۔

اسی سال "طبیبِ حاذق" میں آپ کے مجربات کی اشاعت شروع ہوئی۔

۱۹۰۶ء

جنوری	مسائل نماز کے متعلق "دینیات کا پہلا رسالہ" شائع فرمایا۔
۲۹؍جنوری	حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا پہلا صدر مقرر فرمایا۔
۵؍فروری	حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا نکاح پڑھایا۔
اگست	رسالہ تعلیم الاسلام میں آپ کا درس قرآن شائع ہونا شروع ہوا۔
۱۵؍نومبر	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح پڑھایا۔
۲۸؍دسمبر	جلسہ سالانہ پر تقریر

اسی سال آپ کا رسالہ "مبادی الصرف" اور ۱۹۰۷ء میں بعض اضافہ جات کے ساتھ مبادی الصرف والنحو کے نام سے شائع ہوا۔

۱۹۰۷ء

جنوری نماز کسوف پڑھائی۔

اپریل آپ کا ترجمہ شدہ پہلا پارہ قرآن شائع ہوا۔

۱۲رمئی جماعتِ احمدیہ کو ملکی شورش میں پُرامن رہنے کی تلقین کے لیے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے قادیان میں جلسہ منعقد فرمایا۔ حضرت مولوی صاحب نے بھی اس میں تقریر فرمائی۔

اگست شدید علالت۔ ۲۳راگست کو غسلِ صحت

۳۰راگست حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور اپنے فرزند میاں عبدالحیٔ صاحب کا نکاح پڑھایا۔

ستمبر حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے علاج میں حصہ لیا۔

۲، ۳، ۴ردسمبر آریہ سماج وچھووالی لاہور کے زیرِ اہتمام مذاہب کانفرنس میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا مضمون پڑھ کر سنایا۔

۲۵ردسمبر انجمن تشحیذ الاذہان کے تحت جلسۂ عام سے خطاب

۲۸ردسمبر جلسہ سالانہ پر تقریر فرمائی۔

۱۹۰۸ء

۸رفروری ولادت میاں عبدالوہاب صاحب

۱۷رفروری حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا نکاح پڑھایا۔

۱۹رمارچ مجمع الاخوان قائم فرمایا۔

۳۰رمارچ قرآن کریم سیکھنے کا لطیف طریق بیان فرمایا۔

۲۴راپریل قادیان میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں آخری خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

مئی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے آخری سفر لاہور کے درمیان آپ کو لاہور طلب فرمالیا۔ لاہور میں درسِ قرآن کا آغاز

۱۵رمئی مفتی غلام مرتضیٰ صاحب میانوی سے حیات و وفات مسیح پر مباحثہ

۱۷رمئی رؤسائے لاہور کو پیغامِ حق پہنچانے کے لیے دعوت طعام۔ آپ نے اور حضرت بانیٔ سلسلہ نے خطاب فرمایا۔
حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا مرض الموت میں علاج

۲۶رمئی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی وفات۔ ۲½ بجے حضرت مولوی صاحب نے جنازہ پڑھایا۔

〃 〃 پونے چھ بجے نعش مبارک کو گاڑی پر لاہور سے بٹالہ لایا گیا۔ حضرت مولوی صاحب بھی ساتھ تھے۔

۲۷رمئی تمام جماعت نے حضرت مولانا نور الدین صاحب کی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے جانشین اور قدرتِ ثانیہ کے

پہلے مظہر کے طور پر بیعت کی۔ بیعت سے پہلے خطاب عام۔ اور بعد میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا جنازہ پڑھایا۔

ج۔ دَورِ امامت

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء تا آخر ۱۹۰۸ء

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات سے جماعت کو سخت صدمہ اور مخالفین کی طرف سے منظم قلمی اور لسانی یورش جس کے جواب میں امام جماعت احمدیہ حضرت مولانا نورالدین صاحب نے "وفات المسیح" اور حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے "صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے" کے عنوان سے رسائل تحریر فرمائے۔

۳۰ مئی — حضور کے عہد میں صدر انجمن احمدیہ کا پہلا اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی صدارت میں ہوا حضور نے بیت المال کا مستقل محکمہ قائم فرمایا۔

جون — حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے قادیان میں پہلی پبلک لائبریری قائم کی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے کتابیں اور چندہ عنایت فرمایا۔

۱۴ جون — حضور نے تحریک فرمائی کہ خوشنویس حضرات مرکز میں آکر رہیں تاکہ سلسلہ کے کام بروقت ہو سکیں۔

۲۱ جون — حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی آخری تصنیف "پیغام صلح" خواجہ کمال الدین صاحب نے پنجاب یونیورسٹی ہال میں پڑھ کر سنائی۔

جون — حضور کے ارشاد پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی یادگار میں دینی مدرسہ کے قیام کی تحریک کی گئی۔

۱۸ جولائی — حضور کی تحریک کہ جماعت مبایعین کی مکمل فہرست تیار کی جائے تاکہ مطبوعہ لٹریچر ہر فرد تک پہنچایا جا سکے۔

جولائی — حضور نے اپنی بھیرہ کی جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر دی۔

یکم اگست — واعظین سلسلہ کے تقرر کے بعد پہلے واعظ شیخ غلام احمد صاحب کی روانگی۔

۱۷ ستمبر — رسالہ البیان کے ایڈیٹر عبداللہ العمادی کے ایک مضمون کے جواب میں حضور نے تفصیلی مضمون رقم فرمایا۔

ستمبر — حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی کے مطابق ہندوستان اور پنجاب میں تپ کی سخت وبا اور مملکت نظام حیدرآباد میں ہولناک سیلاب اور احمدیوں کی معجزانہ حفاظت۔

اکتوبر — رمضان میں بیت المبارک میں اعتکاف اور روزانہ ۳، ۲ پاروں کا درس القرآن

دسمبر — حضور کے دَور کے پہلے جلسہ سالانہ میں ۳ ہزار احمدیوں کی شرکت، جلسہ پر حضور کی دو تقاریر جو روحانی علوم کے عنوان سے شائع ہوئیں۔

اسی سال حضور نے قادیان میں ڈسپنسری کے ساتھ وسیع ہال تعمیر کرنے کے لیے چندہ کی تحریک فرمائی۔

منکرینِ نظامِ خلافت احمدیہ کی کوششوں کا آغاز اور امام جماعت کے خلاف ناروا حربے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی غیر مطبوعہ کتب "مسیح ہندوستان میں" "نجم الہدیٰ" اور "براہین احمدیہ حصہ پنجم" کی اشاعت

۱۹۰۹ء

۲۱ر جنوری	حضور نے یتامیٰ، مساکین اور طلبہ کی امداد کی تحریک فرمائی۔
۳۱ر جنوری	منکرینِ خلافت کے اُٹھائے ہوئے فتنہ کہ انجمن امام پر حاکم ہے۔ کے متعلق حضور نے مجلسِ مشاورت طلب کی۔ ۲۵۰ نمائندے شریک ہوئے۔ حضور نے جلالی تقریر فرمائی۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کی دوبارہ بیعت لی۔
فروری	اشاعت درس القرآن
یکم مارچ	مدرسہ احمدیہ کی مستقل درسگاہ کی حیثیت سے بنیاد رکھی گئی۔
۲۵ر اپریل	حضور کی صدارت میں صدر انجمن احمدیہ نے پنجاب میں اردو کو تعلیمی زبان بنانے کے لیے قرار داد پاس کی۔
یکم جون	مولوی محمد علی صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کے تحت انگریزی ترجمہ قرآن کا کام شروع کیا۔ مگر بعد میں اپنی ملکیت قرار دے کر شائع کیا۔
۱۶ر اکتوبر	عید الفطر کے روز منصب خلافت کے حق میں حضور کی زبردست تقریر۔
اکتوبر	حضور کے عہد امامت میں نیا اخبار "نور" جاری ہوا۔
۱۵ر نومبر	ولادت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (بعد میں جماعت کے تیسرے امام بنے)
	اسی سال حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے انجمن ارشاد قائم کی نیز ہندوؤں اور سکھوں میں دعوت الی اللہ کی غرض سے سادہ سنگت کے نام سے ایک انجمن قائم ہوئی۔ جس نے گورمکھی میں ہزاروں پمفلٹ شائع کئے۔
	حضور نے بورڈنگ مدرسہ تعلیم الاسلام کی تعمیر کے لیے تیس ہزار روپیہ کی اپیل کی۔

۱۹۱۰ء

۷ر جنوری	حضرت میر قاسم علی صاحب نے دہلی سے اخبار "الحق" جاری کیا۔
۲۱ر جنوری	نماز جمعہ میں احمدی مستورات نے پہلی بار شرکت کی۔
فروری	حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف لجۃ النور پہلی دفعہ شائع ہوئی۔
فروری	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے درس قرآن دینا شروع کیا۔
۵ر مارچ	حضور نے دار العلوم میں بیت نور کا سنگ بنیاد رکھ کر محلہ کی آبادی کا آغاز کیا۔
۱۱ر مارچ	بیت اقصیٰ کی توسیع کے لیے اجتماعی وقارِ عمل میں حضور کی شرکت

۲۵ مارچ	خطبہ جمعہ میں پہلی بار آواز آگے پہنچانے کے لیے آدمی مقرر کئے گئے۔
۲۵ تا ۲۷ مارچ	دسمبر ۱۹۰۹ء کا موخر جلسہ منعقد ہوا۔
۲۷ مارچ	راجپوتوں میں دعوت الی اللہ کے لیے انجمن راجپوتانِ ہند کا قیام
مارچ	حضور نے "الانذار" کے نام سے اعلان شائع کر کے زلازل سے خبردار فرمایا
۱۹ اپریل	حضور کے چوتھے فرزند میاں عبدالمنان عمر صاحب پیدا ہوئے۔
۲۳ اپریل	بیت النور میں نماز عصر پڑھا کر افتتاح فرمایا۔
مئی	حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے نوجوانوں کے لیے تربیتی کلاس جاری فرمائی۔
جون	آپ کی صاحبزادی امۃ الحی کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔
۲۴ جولائی	منصبِ امامت سنبھالنے کے بعد حضور نے پہلا سفر ملتان کی طرف اختیار فرمایا جو ایک طبی شہادت کے سلسلہ میں تھا۔ آپ نے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو امیرِ مقامی مقرر فرمایا۔
۲۷ جولائی	ملتان میں انجمن اسلامیہ کے ہال میں ½ ۱ گھنٹہ کا خطاب
ستمبر	حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا الہام "ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت" پورا ہوا۔
اکتوبر	یوپی میں مربیانِ احمدیت کے کامیاب دورے۔
۱۸ نومبر	حضور گھوڑے سے گر گئے اور سخت چوٹیں آئیں۔
۲۹ نومبر	جماعت کے نام ایک پُر درد پیغام
۲ دسمبر	حضور نے اپنی جگہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو صدر انجمن احمدیہ کا میر مجلس مقرر فرمایا۔
۲۵ تا ۲۷ دسمبر	جلسہ سالانہ۔ حضور کے تین پُر معارف خطاب۔
	اس سال حضور نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو جماعت لاہور کا مربی مقرر فرمایا۔
	حضور نے بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی بنیاد رکھی۔

۱۹۱۱ء

۱۹ جنوری	حضور نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے حق میں بطور امام وصیت تحریر فرمائی۔ مگر تندرست ہونے پر اسے چاک کر دیا۔
جنوری	حضرت میر قاسم علی صاحب نے رسالہ "احمدی" جاری کیا۔
،	قادیان میں دارالضعفاء کا قیام۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب منتظم
فروری	حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے انجمن انصار اللہ قائم کی۔ حضور نے فرمایا میں بھی انصار اللہ میں شامل ہوں۔ ۱۶ اپریل کو انجمن کا افتتاحی اجلاس ہوا۔

مارچ	حضور نے شیخ یعقوب علی صاحب اور شیخ محمد یعقوب کو اپنے خرچ پر سنسکرت پڑھانے کا اہتمام فرمایا۔
۱۹ر مئی	بیماری کے بعد حضور نے پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بیت اقصیٰ میں۔
جولائی	حضور نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے حکومت سے اجازت کی خاطر میموریل کی تحریک فرمائی۔ جو مارچ ۱۹۱۳ء میں حکومت نے منظور کر لیا۔
یکم ستمبر	حضور کی اجازت سے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان روانہ ہوئے۔
۹ر اکتوبر	حضور نے بیماری کے بعد درسِ قرآن شروع فرمایا۔
۱۲ر دسمبر	تقسیمِ بنگال کی تنسیخ کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا الہام پورا ہوا۔
۲۶ تا ۲۹ دسمبر	جلسۂ سالانہ قادیان۔ ۲۷ دسمبر کو حضور کا خطاب

۱۹۱۲ء

فروری	حضور کی تحریک پر "انجمن مبلغین" کا قیام
فروری تا جون	حضور نے اپنے حالات وسوانح لکھوائے جو آخر سال میں مرقاۃ الیقین کے نام سے شائع ہوئے۔
۱۰ر مارچ	ایک خاص درس میں شامل ہونے والوں کے لیے دُعا اور جنت کی بشارت
۳ر اپریل	حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب اور دوسرے بزرگ علماء کا دورۂ ہندوستان۔ دہلی۔ سہارنپور دیوبند وغیرہ
۱۵ر جون	شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان کا سنگ بنیاد رکھنے کے لیے سفر لاہور۔ یہ حضور کے عہد امامت کا آخری سفر تھا۔ سنگ بنیاد رکھنے کا وعدہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا تھا مگر ایفاء سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔
۱۶، ۱۷ جون	لاہور اور امرتسر میں رُوح پرور خطاب
۲۵ر جولائی	تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کی بنیاد رکھی۔
جولائی	خطبات نور کی اشاعت۔ دوسرا حصہ نومبر میں شائع ہوا۔
۲۵ر ستمبر	حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کے سفر حج سے قبل جلسۃ الوداع اور حضور کا خطاب
ستمبر	حضرت شیخ یعقوب علی صاحب نے رسالہ "احمدی خاتون" جاری کیا۔
یکم نومبر	مولانا عبدالواحد برہمن بڑیہ کی بیعت
دسمبر	ڈاکٹر سر محمد اقبال سے خط وکتابت
۲۵ تا ۲۷ دسمبر	جلسہ سالانہ۔ ۲۵ر دسمبر کو حضور کا خطاب

۱۹۱۳ء

۱۴ر فروری — حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سفرِ حج سے واپسی پر استقبالیہ تقریب میں حضور کی شرکت اور خطاب صلوٰۃ الحاجۃ پڑھی گئی۔

مارچ — حضور نے بخاری شریف کا درس شروع فرمایا۔

۱۹ر جون — الفضل جاری ہوا۔ بانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔

جون — حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو انگلستان بھیجا گیا۔

۱۰ر جولائی — لاہور سے پیغام صلح کا اجرا

۲۶ر جولائی — عربی کی اعلیٰ تعلیم کی خاطر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو مصر اور شام کے لیے روانہ کیا گیا۔

ستمبر — حضور نے ایک خاص کیفیت میں پنجابی اشعار کہے۔

نومبر — لاہور سے منکرین خلافت کے خفیہ ٹریکٹوں کی اشاعت۔ جن کا جواب حضور نے انجمن انصار اللہ کے ذمہ لگایا۔

۱۸ر نومبر — حضور کے صاحبزادہ محمد عبد اللہ کی ولادت

۱۸ر دسمبر — اخبار بدر عیسائیت کے خلاف ایک مضمون لکھنے کی پاداش میں بند کر دیا گیا۔

۲۶ تا ۲۸ دسمبر — جلسہ سالانہ۔ ۲۷ر دسمبر کو حضور کا خطاب

حضور نے درس قرآن کے لیے ایک ہال کی تعمیر کی تحریک فرمائی۔

عرب ممالک میں پیغامِ حق کے لیے مصالح العرب کے نام سے بدر کے ساتھ ہفتہ وار عربی ضمیمہ شائع ہوتا رہا۔

حضور کی گڑ مکھی سیکھنے کی خواہش اور اس پر عمل درآمد

۱۹۱۴ء

جنوری — حضور کی اجازت سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اشاعتِ حق کی ملک گیر سکیم تیار کی اور دعوت الی الخیر فنڈ قائم کیا۔

بیماری کے باوجود حضور مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کے نوٹ سنتے اور ہدایات دیتے رہے۔

وسط جنوری میں مرض الموت کا آغاز۔ مگر ہر ممکن حد تک حضور قرآن کریم اور بخاری کا درس دیتے رہے۔

۸ر فروری — آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس بیماری میں مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ پانچ لاکھ عیسائی افریقہ میں احمدی ہوں گے۔

۲۷ر فروری — کھلی آب و ہوا کی خاطر حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی دار السلام میں منتقل ہو گئے۔

۴ر مارچ — شدید ضعف کا آغاز اور آخری تحریری وصیت

۱۳ مارچ — حضور کے عہد کا آخری جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھایا۔

۱۳ر مارچ حضور کی اپنی اولاد کو دین پر قائم رہنے کی وصیت - اسی دن دوپہر ۲ بجکر بیس منٹ پر حالتِ نماز میں اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔

۱۴ر مارچ بیت نور میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی بیعت - بیعت کے بعد خطاب عام۔
حضور نے دو ہزار مردوں اور کئی سو عورتوں کے مجمع میں حضرت مولانا نورالدین صاحب نوراللہ مرقدہٗ کا جنازہ پڑھایا اور سوا چھ بجے شام اس مبارک انسان کے مبارک وجود کو ہزاروں دُعاؤں کے ساتھ اس کے آقا و محبوب کے پہلو میں بہشتی مقبرہ کے اندر دفن کر دیا گیا۔

کلیدِ القرآن

قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولانا نورالدین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ قرآن میری غذا اور میری رُوح کی فرحت کا ذریعہ ہے اور باوجود اس کے کہ میں قرآنِ کریم کو دن میں کئی بار پڑھتا ہوں مگر میری رُوح کبھی سیر نہیں ہوتی۔ یہ شفا ہے، رحمت ہے، نور ہے، ہدایت ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب آپ سے کسی نے سوال کیا کہ قرآنِ کریم کیونکر آسکتا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ

"قرآن کریم سے بڑھکر سہل اور آسان کتاب دنیا میں نہیں مگر اس کیلئے جو پڑھنے والا ہو۔ سب سے پہلے اور ضروری شرط قرآنِ کریم کے پڑھنے کے واسطے تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ متقی کو قرآن پڑھا دیگا۔ طالب علم کو معاش کی طرف سے فراغت اور فرصت چاہیئے۔ تقویٰ اختیار کرنے کی وجہ سے اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچتا ہے کہ کسی کو معلوم بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ خود متکفل ہو جاتا ہے۔

پھر دوسری شرط قرآن کریم کے پڑھنے کے واسطے مجاہدہ ہے۔ یہ مجاہدہ خدا میں ہو کر کرنا چاہیئے۔ پھر مشکلات کا آسان ہو جانا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ پھر قرآنِ کریم کے پڑھنے کا ڈھنگ یہ ہے کہ ایک بار شروع سے لیکر آخر تک خود پڑھے اور ہر ایک آیت کو اپنے ہی لئے نازل ہوتا ہوا سمجھے۔ آدم و ابلیس کا ذکر آئے تو اپنے دل سے سوال کرے کہ میں آدم ہوں یا شیطان اسی طرح قرآن کریم پڑھتے وقت جو مشکل مقامات آویں۔ ان کو نوٹ کرتے جاؤ۔ جب قرآن شریف ایک بار ختم ہو جائے تو پھر اپنی بیوی کو اور گھر والوں کو اپنے درس میں شامل کرو اور ان کو سناؤ۔ اس مرتبہ جو مشکل مقام آئے تھے انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ایک بڑا حصہ حل ہو جاوے گا اور جو اَب کے بھی رہ جائیں ان کو پھر نوٹ کرو۔

اور تیسری مرتبہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کرو اور پھر چوتھی مرتبہ غیروں کے سامنے سناؤ۔ اس مرتبہ انشاء اللہ سب مشکلات حل ہو جائیں گی۔ مشکل مقامات کے حل کے واسطے دعا سے کام لو۔"

نور الدینؓ اپنے آقا کی نظر میں!

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

فدائیت اور محبت کے قابلِ تقلید نظارے

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس کے وصال پر جماعت احمدیہ کی قیادت کے رفیع الشان منصب پر فائز کیا۔ آپ ایک عظیم المرتبت ولی کامل تھے۔ سیدنا حضرت اقدس کی تحریرات آپ کی تعریف و توصیف سے بریز ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس نے آپ کی اس قدر تعریفیں کی ہیں کہ ان کو پڑھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے کہ کیا کسی شخص میں اتنی زبردست خوبیاں بھی ہو سکتی ہیں؟ حضرت اقدس کی تحریرات کو اکٹھا کیا جائے تو ان سے حضرت مولوی نورالدین صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) کی پوری حیات طیبہ سامنے آجاتی ہے۔ ذیل کے مضمون میں صرف عناوین لگائے گئے ہیں باقی تمام تحریرات سیدنا حضرت اقدس کی ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

حسب ونسب

"اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسب کے لحاظ سے قریشی ہاشمی ہے جو کہ (دینِ حق) کے سرداروں میں سے اور شریف والدین کی اولاد میں سے ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ترجمہ از عربی عبارت)

آپ حضور کی دُعاؤں کا نتیجہ تھے

"جب سے میں خدا تعالیٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حیّ و قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں۔ دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے۔ اور میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے میں تنہا ہوں پس جب کہ دُعا کا ہاتھ پے درپے اُٹھا اور آسمان کی فضاء میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے اُن دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارہ میں میرے دوست ہیں ...... مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جُدا شدہ عضو مل گیا ..... جب وہ میرے پاس آکر مجھ سے ملا تو میں نے اُسے اپنے رب کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اس دعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں

میں سے ہے۔"
(آئینہ کمالاتِ اسلام اردو ترجمہ از عربی عبارت)

اوّل المصدقین

"انہوں نے ایسے وقت میں بلا تردد مجھے قبول کیا جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہدِ بیعت فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سُست اور متذبذب ہو گئے تھے تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے اس دعویٰ کی تصدیق میں ...... قادیان میرے پاس پہنچا۔ جس میں یہ فقرات درج تھے۔

آمنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین"
(ازالہ اوہام)

قابلِ رشک دینی خدمات

"میں اُن کی بعض خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمۂ (دین۔ ناقل) کے لیے کر رہے ہیں۔ ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ اُن کے دل میں جو تائید دین کے لیے جوش بھرا ہوا ہے۔ اس کے تصور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔"
(فتح اسلام)

علم دوستی

"حضرت مولوی صاحب علومِ فقہ اور احادیث و تفسیر میں اعلیٰ درجہ کی معلومات رکھتے ہیں فلسفہ اور طبعی جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے فن طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصر و عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا ہے جیسے اور علوم میں فاضل جلیل ہیں۔ مناظراتِ دینیہ میں بھی نہایت درجہ نظر وسیع رکھتے ہیں بہت سی عمدہ کتابوں کے مؤلف ہیں۔ حال میں کتاب تصدیق براہین احمدیہ بھی حضرت ممدوح نے ہی تالیف فرمائی ہے جو ہر ایک محققانہ طبیعت کے آدمی کی نگاہ میں جواہرات سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے۔"
(فتح اسلام)

تصانیف

"جب اُس نے (دین) کو مجروح دیکھا اور اس کو ایک مسافر سرگرداں کی طرح یا اس درخت کی طرح پایا جو اپنی جگہ سے ہلایا جائے تو اس غم کو اپنا شعار بنا لیا اور مارے غم کے اس کا عیش مکدر ہو گیا اور وہ مضطر کی طرح دین کی مدد کو کھڑا ہو گیا اور ایسی کتابیں تصنیف کیں جو دقائق اور معارف سے بھری ہوئی ہیں اور جس کی نظیر پہلے لوگوں کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی ان کی عبارتیں باوجود مختصر ہونے کے فصاحت سے بھری ہوئی ہیں اور ان کے الفاظ نہایت دلربا خوبصورت اور عمدہ ہیں جو کہ دیکھنے والوں کو شراب طہور پلاتی ہیں اور اس کی کتابوں کی مثال اس ریشم کی ہے جو مشک کے ساتھ آلودہ کیا جائے پھر اس میں موتی اور یاقوت اور بہت سی کستوری ملائی جائے پھر اس میں عنبر ملا کر معجون کی طرح بنا دیا جائے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی کتابیں جامع ہیں ہم ان میں فوائد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کر سکتے۔ وہ تمام سے بڑھ گئی ہیں۔ اس لیے اس نے تمام کمی و زیادتی کا احاطہ کر لیا ہے اور بسبب اس کے کہ دلائل و براہین کے رسوں کے ساتھ دلوں کو کشش کرتی ہیں اپنے غیر پر توفیت لے گئی ہیں مبارکی ہے اس شخص کو جو ان کو حاصل کرے اور پہچانے اور غور سے پڑھے ان کی مانند کوئی مددگار نہیں مل سکتا۔ جو کوئی یہ چاہے کہ قرآن شریف کے عقدوں کو حل کرے اور

خدائے تعالیٰ کی کتاب کے اسرار پر واقف ہو تو اس کو
چاہیئے کہ ان کتابوں میں مشغول ہو۔ کیونکہ وہ اس چیز کی متکفل
ہیں جس کو ذہین طالب تلاش کرتا ہے اُن کے ریحان کی
خوشبو دلوں کو فریفتہ کرتی ہے ان کی شاخوں میں کثرت سے
میوے ہیں اور کوئی شک نہیں کہ وہ اس باغ کی طرح ہیں
جس کے خوشے جھکے ہوئے ہیں اور اس میں لغویات نہیں
سنائی دیتی اور پاکوں کے لیے مہمانی ہے ان میں سے ایک
کا نام فصل الخطاب اور ایک کا نام تصدیق براہین احمدیہ
ہے باوجود متانتِ الفاظ اور لطافت بیانی کے قیمتی معانی
پروئیے گئے یہاں تک کہ وہ مؤلفین کے لیے اسوہ حسنہ
ہو گئی ہیں اور متکلمین آرزو کرتے ہیں کہ وہ انہی کتابوں کی
طرز پر لکھیں اور بڑے بڑے عالموں کی زبانوں نے ان کتابوں کی
مدح سرائی کی ہے۔ اُن کے جواہرات جواہر النحور (چھاتیوں
کے ہاروں میں پروئیے ہوئے جواہر) پر فوقیت لے گئے
اور ان کے موتی دریاؤں کے موتیوں پر فائق ہو گئے اور اس
کے کمالات پر ایک دلیل قاطع ہیں۔ ان کی خبر کو ایک وقت
کے بعد جان لوگے اور مؤلف فاضل نے ان کتابوں میں قرآن
شریف کے نکات کی تفسیر کرنے کے لیے کمر باندھی ہے اور
اپنی تحقیق میں روایت و درایت کے متفق کرنے کی مشقت
اُٹھائی ہے پس آفرین ہے اس کی عالی ہمت کے لیے اور
اس کے افکار وقادہ کے لیے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام اردو ترجمہ از عربی عبارت)

علمِ قرآن

"اس کو قرآن کریم کے دقائق کے استخراج میں اور فرقانِ
حمید کے حقائق کے خزانوں کو پھیلانے میں عجیب ملکہ ہے۔
بلاشک وہ مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے منور ہے اور شان مردمی
کے مناسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے نور لیتا ہے ....
... جب کبھی وہ کتاب اللہ کی تاویل کی طرف توجہ کرتا ہے تو اسرار
کے منبع کھولتا ہے اور لطائف کے چشمے بہاتا ہے اور
عجیب و غریب معارف ظاہر کرتا ہے جو پردوں کے نیچے
ہوتے ہیں۔ دقائق کے ذرات کی تدقیق کرتا ہے اور حقائق
کی جڑوں تک پہنچ کر کھلا کھلا نور لاتا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ترجمہ از عربی عبارت)

آپ کا عشقِ قرآن

"جس طرح اس کے دل میں قرآن کی محبت کوٹ کوٹ کر
بھری ہوئی ہے ایسی محبت میں اور کسی کے دل میں نہیں دیکھتا
وہ قرآن کا عاشق ہے اور اس کی پیشانی میں آیاتِ مبین کی
محبت چمکتی ہے اس کے دل میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے
نور ڈالے جاتے ہیں پس وہ ان نوروں کے ساتھ قرآنِ
شریف کے وہ دقائق دکھاتا ہے جو نہایت بعید و پوشیدہ
ہوتے ہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام اردو ترجمہ از عربی عبارت)

نخبۃ المتکلمین اور زبدۃ المؤلفین

"وہ نخبۃ المتکلمین اور زبدۃ المؤلفین ہے لوگ اس کے
زلال سے پیتے ہیں اور اس کی گفتگو کی شیشیاں شراب طہور
کی طرح خریدتے ہیں وہ ابرار اور اخیار اور مومنین کا فخر ہے
اس کے دل میں لطائف اور دقائق اور معارف اور حقائق کے
انوار ساطعہ ہیں جب وہ اپنے پاک و صاف کلمات اور اچھوتے
فی البدیہہ عجیب و غریب ملفوظات کے ساتھ کلام کرتا ہے تو
گویا وہ پانی ہے جو پے در پے ٹپک رہا ہے اور سامعین کے
مونہوں کی طرف جا رہا ہے اور میں نے اپنے فکر کے گھوڑے

کو اس کے کمال کی طرف چلایا تو مَیں نے اس کو اس کے علوم اور اعمال اور نیکی اور صدقات میں یکتائے زمانہ پایا وہ نہایت ذکی الذہن، حدید الفؤاد۔ فصیح اللسان نخبۃ الابرار اور زبدۃ الاخیار ہے"

"اس کے کلام میں وہ حلاوت و طلاقت و دلعیت کی گئی ہے جو دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی اور اس کی فطرت کے لیے خدائے تعالیٰ کے کلام سے پوری پوری مناسبت ہے ...... میں دیکھتا ہوں کہ اس کے لبوں پر حکمت بہتی ہے اور آسمان کے نور اس کے پاس نازل ہوتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ مہمانوں کی طرح اس پر نزول انوار متواتر ہو رہا ہے ..... عقلمند اس کی تقریر کے وقت اس کے کلام کے اعجاز اور عجیب تاثیر کی وجہ سے تسلیم کے ساتھ اس کی طرف اپنی گردنوں کو لمبا کرتے ہیں۔ وہ حق کو سونے کی ڈلی کی طرح دکھاتا ہے اور مخالفین کے اعتراضات کو جڑھ سے اُکھیڑ دیتا ہے ..... خدا کی قسم میں اس کے کلام میں ایک نئی شان دیکھتا ہوں اور قرآن شریف کے اسرار کھولنے میں اور اس کے کلام اور مفہوم کے سمجھنے میں اس کو سابقین میں سے پاتا ہوں"

(اردو ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالاتِ اسلام)

مقامِ اطاعت و وفا

"فاضل نبیل موصوف میرے سب سے زیادہ محبت کرنے والے دوستوں میں سے ہے وہ اُن لوگوں میں سے ہے جنہوں نے میری بیعت کی ہے اور عقد نیت کو میرے ساتھ خالص کر دیا ہے اور جنہوں نے عہد کا سودا مجھے اس بات پر دیا کہ وہ خدائے تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہ کریں گے پس میں نے اس کو ان لوگوں میں سے پایا ہے جو اپنے عہدوں کی محافظت کرتے اور رب العالمین سے ڈرتے ہیں"

(آئینہ کمالات اسلام اردو ترجمہ)

"اور میرے سب دوست متقی ہیں لیکن اُن سب سے قوی بصیرت اور کثیر العلم اور زیادہ تر نرم اور حلیم اور اکمل الایمان ..... اور سخت محبت اور معرفت اور خشیت اور یقین اور ثبات والا ایک مبارک شخص بزرگ، متقی عالم، صالح، فقیہہ جلیل القدر، محدث اور عظیم الشان حاذق حکیم، حاجی الحرمین حافظ القرآن۔ قوم کا قریشی۔ نسب کا فاروقی ہے جس کا نام مع لقب گرامی مولوی حکیم نور الدین بھیروی ہے اللہ تعالیٰ اس کو دین و دنیا میں بڑا اجر دے اور صدق و صفا اور اخلاص و محبت اور وفاداری میں میرے سب مریدوں سے وہ اول نمبر پر ہے"

(حمامۃ البشریٰ ترجمہ از عربی)

"وہ میری ملاقات کے لیے نہایت میلانِ دل کے ساتھ ایسا مضطرب رہتا ہے جیسے دولت مند سونے کے ساتھ وہ محبت و یقین کے پاؤں سے چل کر دور دور ملکوں سے میرے پاس آتا ہے وہ ایک دلربا جوان ہے۔ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اپنی تمام طاقت سے میری طرف سعی کرتا ہے ..... اس کو میرے دل سے عجیب تعلقات ہیں میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بدزبانیاں اور وطن مالوف اور دوستوں کی مفارقت اختیار کرتا ہے میرے کلام کے سننے کے لیے اس پر وطن کی جُدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لیے وہ اپنے اصل وطن کی یاد کو چھوڑ دیتا ہے اور میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے اور میں اس کو اپنی رضا میں فانیوں کی طرح دیکھتا ہوں"

(آئینہ کمالات اسلام از عربی)

حمایت دین

"موجودہ زمانہ فلسفہ کے طوفانی حملہ کا وقت تھا جس نے فاسد اور گندہ کر دیا اور اضطراب میں ڈال دیا . . . . پس یہ جوان کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمنوں پر اس طرح ٹوٹ پڑا جیسے شیاطین پر شہاب گرتے ہیں سو وہ علماء میں آنکھ کی پتلی کی طرح ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام از عربی)

"اس کا حملہ دین کے دشمنوں پر شیر ببر کے حملہ کی طرح ہے کفار پر اُس نے پتھر برسائے آریوں کے مسائل کو اس نے کھودا اور نقب لگا کر ان بے وقوفوں کی زمین میں اُترا اور ان کا تعاقب کیا اور ان کی زمین کو تہ و بالا کر دیا اور اپنی کتابوں کو مکذبین کے رسوا کرنے کے لیے نیزوں کی طرح سیدھا کیا۔ پس خدا تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر ویدوں کو شرمندہ کیا پس ان کے منہ پر راکھ ڈالی گئی اور سیاہ کر دیا گیا اور مردوں کی طرح ہو گئے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام از عربی)

"غیر اللہ سے انقطاع میں اور ایثار اور خدماتِ دین میں وہ عجیب شخص ہے اس نے اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے مختلف جہات سے بہت مال خرچ کیا ہے اور میں نے اس کو ان مخلصین سے پایا ہے جو ہر ایک رضا پر اور اولاد و ازدواج پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہیں اور ہمیشہ اسی کی رضا چاہتے ہیں . . . . . وہ چاہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے اعلاء اور تائید میں پانی کی طرح اپنا خون بہا دے اور اپنی جان کو بھی خاتم النبیین کی راہ میں صرف کر دے۔"

حمامۃ البشریٰ ترجمہ عربی

بے نظیر مالی خدمات

"حبی فی اللہ مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی . . . . کے مال سے جس قدر مدد پہنچی ہے میں اس کی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں میں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جاں نثار پایا اگرچہ ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر ایک پہلو سے (دین حق) اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر اس سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اول درجہ کے نکلے۔"

(ازالہ اوہام)

"مولوی حکیم نوردین صاحب اپنے اخلاص اور محبت اور صفت ایثار اور للہ شجاعت اور سخاوت اور ہمدردی (دین) میں عجیب شان رکھتے ہیں۔ کثرتِ مال کے ساتھ کچھ قدر قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا مال رضائے مولا میں اُٹھا دینا اور اپنے لیے دُنیا میں کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا اُن میں جن کے دلوں پر ان کی محبت کا اثر ہے . . . .

خدائے تعالیٰ اس خصلت اور ہمت کے آدمی اس اُمت میں زیادہ سے زیادہ کرے آمین ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

(نشانِ آسمانی)

صفات حسنہ

"مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور اُن کی غم خواری اور جاں نثاری جیسی اُن کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر اُن کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے

ظاہر ہو رہا ہے۔"　　(فتح اسلام)

"میں نے دیکھا ہے کہ سخاوت اس کی شرع ہے اور علم اس کا مطلوب ہے اور حلم اس کی سیرت ہے اور توکل اس کی غذا اور میں نے اس کی مانند جہان میں کوئی عالم نہیں دیکھا اور منعمین میں ہو کر اسکی مانند مخلوق میں فیقر نہیں دیکھا - - - - - - - - - - - . . . . اس کو سخاوت اور مال عطا کیا گیا ہے امیدیں اس سے وابستہ کی گئی ہیں۔ پس وہ خدامِ دین کا سردار ہے اور میں اس پر رشک کرنے والوں میں سے ہوں امیدوں والے اُس کے صحن میں اترتے ہیں اور اس کی ہتھیلی سے ابر سخاوت طلب کرتے ہیں۔ جو اس کے گھر کا قصد کرتا ہے اور اس کی ملاقات کرتا ہے تو وہ اسس سے منہ نہیں پھیرتا اور فقراء میں سے جو اس کے پاس آتا ہے وہ اس کی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے ۔۔۔۔ اس کا دل سلیم ہے اور خلق عظیم اور کرم ابر کثیر کی طرح ہے اس کی صحبت بدحالوں کے دلوں کو سنوارتی ہے ۔۔۔ مجھے میری زیست کی قسم ہے کہ وہ بڑے بڑے میدانوں کا مرد ہے اس کے لیے کسی کا یہ قول صادق آتا ہے لکل علم رجالٌ و لکل میدان ابطالٌ اور نیز یہ بھی صادق آتا ہے ان فی الزوایا خبایا و فی الرجال بقایا...... میں اس کے علم اور حلم کو ان دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون سا دوسرے پر فوقیت لے گیا ہے وہ دین متین کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام اُردو ترجمہ)

"میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا اعلیٰ درجہ کا صدیق دیا جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے اور باریک بین اور نکتہ رس، اللہ تعالیٰ کے لیے مجاہدہ کرنے والا اور کمال اخلاص سے اس کے لیے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا ہے کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا۔"

(حمامۃ البشریٰ اردو ترجمہ)

حضرت اقدس کی دُعا

"اے میرے رب تو اس پر آسمان سے برکتیں نازل کر اور دشمنوں کے شر سے اس کو محفوظ رکھ اور جہاں کہیں وہ ہو تو اس کے ساتھ ہو اور دنیا و آخرت میں اس پر رحم کر، اے ارحم الراحمین۔ آمین ثم آمین۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام اُردو ترجمہ)

باکمال انسان

حضرت مولانا نورالدین صاحب کی وفات پر مولوی ظفر علی خان صاحب نے آپ کو یوں خراجِ تحسین پیش کیا۔

"مولوی حکیم نورالدین صاحب ... ایک زبردست عالم اور جید فاضل تھے ...... مولانا حکیم نورالدین صاحب کی شخصیت اور قابلیت ضرور اس قابل تھی جس کے فقدان پر تمام مسلمانوں کو رنج اور افسوس کرنا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال انسان پیدا کرتا ہے۔ الحق اپنے تبحر علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نورالدین بھی ایسے ہی باکمال تھے۔ افسوس کہ آج ایک زبردست عالم ہم سے جدا ہو گیا۔"

(زمیندار ۱۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

☆☆☆

منصبِ امامت

مرتبہ:- عبدالشکور خان ربوہ

◎

قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر کی بیعت

امامت کے وقت پہلی تقریر

"میری پچھلی زندگی پر غور کرلو۔ میں کبھی امام بننے کا خواہش مند نہیں ہوا، مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم امام الصلوٰۃ بنے تو میں نے بھاری ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تھا میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے میں دنیا میں ظاہرداری کا خواہش مند نہیں اگر خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اس خواہش کے لیے میں دعا کرتا ہوں اور قادیان بھی اسی لیے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا۔ میں نے اسی فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہو گی۔ اسی لیے میں کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے۔ حضرت صاحب کے اقارب میں تین آدمی موجود ہیں اوّل میاں محمود احمد وہ میرا بھائی بھی ہے بیٹا بھی اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں۔ قرابت کے لحاظ سے میر ناصر نواب صاحب ہمارے اور حضرت صاحب کا ادب کا مقام ہیں تیسرے قریبی نواب محمد علی خانصاحب ہیں۔

یہ ایک بڑا بوجھ ہے خطرناک بوجھ ہے اس کا اُٹھانا مامور کا کام ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے خدا کے عجیب در عجیب وعدے ہوتے ہیں جو ایسے دکھوں کے لیے جو بیٹھ توڑ دیں عصا بن جاتے ہیں۔ اس وقت مردوں اور عورتوں کے لیے ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں اس وحدت کے لیے ان بزرگوں میں سے کسی کی بیعت کرلو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں بھی خود ضعیف ہوں بیمار رہتا ہوں پھر طبیعت مناسب نہیں۔ اتنا بڑا کام آسان نہیں حضرت صاحب کے ساتھ چار کام تھے۔

۱۔ ایک انکی اپنی عبودیت
۲۔ کنبہ پروری
۳۔ مہمان نوازی
۴ اشاعتِ دین

جو ان کا اصل مقصد تھا۔ ان چار کاموں میں سے ایک سے ہم سبکدوش ہو سکتے ہیں وہ آپ کی عبودیت تھی جو آپ کے ساتھ رہے گی آپ نے جیسے اس جہاں میں خدمتیں کیں ویسے ہی بعد الموت کریں گے باقی تین کام ہیں۔ ان میں سے اشاعتِ حق کا کام بہت اہم اور نہایت مشکل ہے اس وقت دہریت کے علاوہ اندرونی اختلاف بھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس اختلاف کو مٹانے کے لیے ہماری جماعت کو منتخب کرلیا ہے۔ تم آسان سمجھتے ہو مگر بوجھ اُٹھانے والے کے لیے سخت مشکل ہے۔ بس میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جن عمائد کا نام لیا ہے ان میں سے کوئی منتخب کرلو

میں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں۔ اگر تم میری ہی بیعت کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے ایک دفعہ حضرت نے مجھے اشارتاً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہوگیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال نہیں کیا۔ پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ ایک شخص دوسرے کے لیے اپنی تمام حریت کو، بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کا نام عبد رکھا ہے اس عبودیت کا بوجھ اپنی ذات کے لیے مشکل سے اُٹھایا جاتا ہے کوئی دوسرے کیلئے کیا اور کیونکر اُٹھائے طبائع کے اختلاف پر نظر کر کے یک رنگ ہونے کیلئے بڑی ہمت کی ضرورت ہے میں تو حضرت صاحب کے کاموں میں حیران ہو جاتا ہوں کہ اوّل بیمار پھر اس قدر بوجھ۔ نثر نظم تصنیف دیگر ضروری کام ادھر میں حضرت صاحب کے قریب عمر وہاں تائیدات روزانہ موجود۔ یہاں میری حالت ناگفتہ بہ ..... غرض کئی ایسے کام ہیں۔ اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اُٹھاتا ہوں وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں ان میں خصوصیت سے میں قرآن کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے شامل کرتا ہوں پھر تعلیم دینیات دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشا کے مطابق کرنا ہوگی۔ اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لیے اُٹھاتا ہوں جس نے فرمایا ولتکن منکم امۃٌ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف۔ یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی۔"

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر نے اپنے پہلے خطاب میں فرمایا

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ایک خوف ہے اور میں اپنے وجود کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں ..... میں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں۔ میں کس طرح دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں دنیا کی ہدایت کر سکوں گا اور حق اور راستی کو پھیلا سکوں گا ہم تھوڑے ہیں اور (دین) کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور غریب نوازی پر ہماری امیدیں بے انتہا ہیں۔ تم نے یہ بوجھ مجھ پر رکھا ہے تو سنو! اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لیے میری مدد کرو۔ اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو اور اللہ کی رضا اور فرمانبرداری میں میری اطاعت کرو میں انسان ہوں اور کمزور انسان مجھ سے کمزوریاں ہوں گی تو تم چشم پوشی کرنا تم سے غلطیاں ہوں گی تو میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتا ہوں کہ میں چشم پوشی اور درگزر کروں گا۔ میرا اور تمہارا متحدہ کام اس سلسلہ کی ترقی اور سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے ... اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لوگے اور اس عہد کو مضبوط کرو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کریگا۔"

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کا اوّلین خطاب

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں خلافت احمدیہ پر ایمان لاتا ہوں اور ان لوگوں کو جو خلافت احمدیہ

کے خلاف ہیں باطل پر سمجھتا ہوں اور مَیں خلافت احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کے لیے پوری کوشش کرونگا، اور (دینِ حق) کی (دعوت) کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا اور میں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا اور قرآن شریف اور حدیث کے علوم کی ترویج کے لیے جماعت کے مردوں اور عورتوں میں ذاتی طور پر بھی کوشاں رہوں گا۔"

یہ ایک عہد ہے جو قلبِ صمیم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر یہ یقین رکھتے ہوئے کہ وہ عالم الغیب ہے۔ یہ یقین رکھتے ہوئے کہ لعنتی ہے وہ شخص جو فریب سے کام لیتا ہے مَیں نے آپ لوگوں کے سامنے دہرایا ہے مَیں حتی الوسع (اشاعتِ حق) کے لیے کوشش کرتا رہوں گا اور آپ میں سے ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا سلوک کروں گا۔ چونکہ آپ نے مجھ پر بھاری ذمہ داری ڈالی ہے اس لیے میں امید کرتا ہوں کہ آپ بھی اپنی دعاؤں اور مشوروں سے میری مدد کرتے رہیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ میرے جیسے حقیر اور عاجز انسان سے وہ کام لے جو احمدیت کی (وسعت) (دین) کی اشاعت اور توحید الٰہی کے قیام کے لیے ضروری ہے اور اپنی رحمت فرماتے ہوئے میرے دل پر آسمانی نور نازل فرمائے اور مجھے وہ کچھ سکھائے جو انسان خود نہیں سیکھ سکتا۔

مَیں بڑا ہی کم علم ہوں، نااہل ہوں، مجھ میں کوئی طاقت نہیں کوئی علم نہیں جب میرا نام تجویز کیا گیا تو میں لرزہ اُٹھا اور پھر میں نے دل میں کہا کہ میری کیا حیثیت ہے۔ پھر ساتھ ہی مجھے یہ خیال بھی آیا کہ ہمارے پیارے امام (حضرت اقدس۔ ناقل) نے باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنی بہت سی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا تھا فرمایا ہے ؎

کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

جب ہمارے پیارے امام نے ان الفاظ میں اپنے آپ کو مخاطب فرمایا ہے اور اس کے حضور اپنے آپ کو کرمِ خاکی قرار دیا ہے۔ تو میں اس "کرمِ خاکی" کہنے والے سے بھی کچھ نسبت نہیں رکھتا، لیکن ساتھ ہی مجھے یہ خیال آیا کہ میں بے شک ناچیز ہوں اور ایک بے قیمت مٹی کی حیثیت رکھتا ہوں، لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ مٹی کو بھی نور بخش سکتا ہے اور اس مٹی میں بھی وہ طاقتیں اور توانائیں بھر سکتا ہے جو کسی کے خیال میں بھی نہیں آ سکتیں۔ وہ اس مٹی میں ایک چمک دمک پیدا کر سکتا ہے جو سونے اور ہیروں میں نہ ہو۔

غرضیکہ میرے پاس ایسے الفاظ نہیں جن سے میں اپنی کمزوریوں کو بیان کر سکوں اس لیے آپ دعاؤں سے میری مدد کریں۔ جہاں تک ہو سکے گا مَیں آپ میں سے ہر ایک کی بھلائی کے لیے کوشش کروں گا۔ اختلاف تو ہم بھائیوں میں ہو سکتا ہے، لیکن اختلاف کو انشقاق اور تفرقہ اور جماعت میں انتشار کا موجب نہیں بننا چاہیئے۔

پس اب اللہ تعالیٰ نے جو یہ ذمہ داری میرے کندھوں پر ڈالی ہے اور اس کام کے لیے آپ نے مجھے منتخب کیا ہے مَیں بہت کمزور انسان ہوں اس لیے آپ کا فرض ہے کہ آپ دعاؤں سے میری مدد کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق بخشے کہ میں اس ذمہ داری کو پوری طرح ادا کر سکوں اور خدمتِ دین اور اشاعتِ (حق) میں کوئی روک پیدا نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام ترقی کرتا چلا جائے حتیٰ کہ (دینِ حق) دنیا کے تمام ادیان پر غالب آ جائے آپ مجھے اپنا ہمدرد اور خیر خواہ پائیں گے کیونکہ حضرت (مصلح موعود) نے ہماری اس طرح تربیت کی کہ میں چھوٹا تھا اب اس عمر کو پہنچا ہوں ہم نے یہی محسوس کیا ہے کہ حضور کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ میرے بچے دنیا کے لیے

خیر کا منبع ہوں۔ کسی کو ان سے تکلیف نہ پہنچے اس خواہش کا حضور نے اپنے ایک شعر میں یوں اظہار فرمایا ہے۔

ع الٰہی خیر ہی دیکھیں نگاہیں

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کا

پہلا خطاب

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر نے دس جون بعد نماز ظہر بیت المبارک میں اراکین مجلس انتخاب سے فرمایا:

"میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ اپنے لیے بھی دعا کریں میرے لیے بھی دُعا کریں کہ ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا على القوم الكفرين (البقرہ آیت ۲۸۶)

یہ ذمہ داری اتنی سخت ہے اتنی وسیع ہے اور اتنی دل ہلا دینے والی ہے کہ اس کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بستر مرگ پر آخری سانس لینے کے قریب یہ فقرہ ذہن میں آجاتا ہے۔ اللّٰھم لا لی ولا علیّ یہ درست ہے کہ خلیفہ وقت خدا بناتا ہے اور ہمیشہ سے میرا اسی پر ایمان ہے اور مرتے دم تک خدا تعالیٰ کی توفیق سے اسی پر ایمان رہے گا۔ یہ درست ہے کہ اس میں کسی انسانی طاقت کا ہاتھ نہیں اور اس لحاظ سے بحیثیت (امام) اب میں نہ آپ کے سامنے نہ کسی کے سامنے جواب دہ ہوں نہ جماعت کے کسی فرد کے سامنے جواب دہ ہوں لیکن یہ کوئی آزادی نہیں کیونکہ میں براہ راست اپنے رب کے حضور جوابدہ ہوں آپ تو میری غلطیوں سے غافل ہو سکتے ہیں آپ کی میرے دل پر نظر نہیں آپ شاہد و غائب باتوں کا علم نہیں جانتے میرا رب میرے دل کی پاتال تک دیکھتا ہے اگر جھوٹے عذر ہوں گے تو قبول نہیں فرمائے گا اگر اخلاص اور پوری وفا کے ساتھ تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے کوئی فیصلہ کیا تو اس کے حضور صرف وہی پہنچے گا اس لیے میری گردن کمزوروں سے آزاد ہوئی لیکن کائنات کی سب سے زیادہ طاقتور ہستی کے حضور جھک گئی اور اسی کے ہاتھوں میں آتی ہے یہ کوئی معمولی بوجھ نہیں میرا سارا وجود اس کے تصور سے کانپ رہا ہے کہ میرا رب مجھ سے راضی رہے۔ اس وقت تک زندہ رکھے جب تک میں اس کی رضا پر چلنے کا اہل ہوں اور توفیق عطا فرمائے کہ ایک لمحہ بھی اس کی رضا کے بغیر میں نہ سوچ سکوں وہم و گمان بھی اس کا پیدا نہ ہو۔ سب کے حقوق کا خیال رکھوں اور انصاف کو قائم کروں جیسا کہ (دین) کا تقاضا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ انصاف کے قیام کے بغیر احسان کا قیام بھی ممکن نہیں اور احسان کے قیام کے بغیر وہ جنت کا معاشرہ وجود میں نہیں آسکتا۔ جسے ایتاءِ ذی القربیٰ کا نام دیا گیا ہے اس لیے سب دعائیں کریں۔

پیشتر اس کے کہ میں بیعت کا آغاز کروں میں چاہتا ہوں کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب سے درخواست کروں کہ (رفقاء بانی سلسلہ) کی نمائندگی میں آگے تشریف لاکر پہلا ہاتھ وہ رکھیں۔ میری خواہش ہے میرے دل کی تمنا ہے کہ وہ ہاتھ جس نے سیدنا (حضرت اقدس۔ ناقل) کے ہاتھوں کو چھوا ہے وہ پہلا ہاتھ ہو جو میرے ہاتھ پر آئے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب سے میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اس کے بعد بیعت کا آغاز ہوگا۔

❋ ❋ ❋

اخبارِ مجالس

آگے قدم بڑھائے جا!

اجتماع

قیادت ضلع وہاڑی:۔ ۷؍فروری کو ۱۵۰ خدام و اطفال کے علاوہ ۶۰ انصار نے شرکت کی۔ ضلع کی ۱۶ میں سے ۱۴ مجالس شامل ہوئیں۔ انعامات دیئے گئے۔ مقابلے سے پہلے تقریر اقامۃ الصلوٰۃ کے موضوع پر ہوئی۔ اور اسی موضوع کے متعلق سوالات کئے گئے۔

تربیتی کلاسیں

محمود آباد فارم کنری ۔ ۲۱ فروری خدام و اطفال کی یک روزہ تربیتی کلاس ہوئی۔ تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ نیز علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔

احمد نگر: ۲۸؍فروری یک روزہ تربیتی کلاس میں ۷ خدام اور ۱۱ اطفال نے شرکت کی۔ علمی اور ورزشی مقابلے منعقد ہوئے۔

نفیس نگر تھرپارکر: ۲۸؍فروری خدام و اطفال کے مابین نظم، تقریر اور کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

شعبۂ تعلیم

راولپنڈی صدر۔ ۲۲ جنوری۔ بعد نماز مغرب بیت الحمد میں مقابلۂ معلومات ہوا۔ جو پون گھنٹہ جاری رہا۔ ۱۰ خدام نے حصہ لیا۔ کل حاضری ۳۸ تھی۔ اول دوم سوم کو

شعبہ خدمتِ خلق

دارالذکر فیصل آباد: ۲۸؍فروری۔ فیصل آباد سے ۱۸ کلومیٹر دور ایک گاؤں میں فری طبی کیمپ لگایا گیا۔ جو صبح ۱۱ بجے تا ۵ بجے شام جاری رہا۔ ۹۷ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ قریباً ۱۵۰ افراد کیمپ دیکھنے کے لیے آئے۔

خدام مریضوں کی عیادت کے لیے مختلف ہسپتالوں میں جاتے رہے۔ مستحقین کو مالی امداد بھی دی گئی۔ نیز ۳۰۰ مرغیوں کو رانی کھیت کے حفاظتی ٹیکے لگائے گئے۔

صحتِ جسمانی

ناصر آباد ضلع تھرپارکر: ۴؍مارچ کو ۸ خدام نے سائیکل سفر کیا۔ یہ سفر ناصر آباد سے کوٹ غلام محمد تک ہوا، اور اسی دن واپسی ہوئی۔

محمود آباد فارم کنری۔ ۱۰ تا ۱۴ فروری سر ظفر اللہ خان کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کیا گیا۔ جس میں حلقہ کنری کی ۴ ٹیموں نے حصہ لیا۔

نصرت آباد : ۲۰ رفروری ۔ ۳ خدام نے ریگستان میں تیس میل سائیکل سفر کیا۔

قیادت ضلع فیصل آباد : ۲۳ رمارچ کو ورزشی مقابلے ہوئے۔ ویٹ لفٹنگ، دوڑ، رسہ کشی اور کلائی پکڑنے کی کھیلیں شامل تھیں مکرم مہتمم وقارِ عمل نے انعامات تقسیم کئے۔

وقارِ عمل

کھاد فیکٹری ملتان : ۷ رفروری ۔ صبح ۹ تا ۱۱ بجے مثالی وقارِ عمل ہوا ۔ ۸ خدام اور ۴ ر اطفال شریک ہوئے۔

قیادت ضلع فیصل آباد : ۲۳ مارچ کو قیادت ضلع کے تحت اڈہ کھڑیانوالہ سے ۱۹۴ ر۔ب لاٹھیانوالہ کی طرف جانے والی کچی سڑک پر وقارِ عمل کیا گیا ۔ جس میں ۶۵ مجالس کے ۲۰۰ خدام ، ۱۰۰ ر اطفال ، ۵۰ ر انصار اور ۵۰ غیر از جماعت احباب نے حصہ لیا ۔ ۴ فرلانگ لمبی سڑک کو مٹی ڈال کر درست کیا گیا ۔ وقارِ عمل کی رپورٹ روزنامہ "ڈیلی رپورٹ" اور "ایام" میں شائع ہوئی ۔

شعبہ تحریکِ جدید

مکرم مہتمم صاحب تحریک جدید کی طرف سے تحریکِ جدید میں سو فیصد خدام کو شامل کرنے والی مجالس کے نام موصول ہوئے ہیں ۔ جو حسبِ ذیل ہیں ۔ چپ بورڈ فیکٹری جہلم ۔ عزیز آباد کراچی ۔ دارالذکر فیصل آباد ۔ کھاد فیکٹری ملتان ملتان چھاؤنی ۔ تربیلا ۔

مجلس لانڈھی کورنگی کراچی

جنوری میں دو اجلاسات عاملہ ہوئے ۔ قیام نماز کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا ۔ ۲۰ تا ۲۶ جنوری ہفتہ تجنید منایا گیا

۱۷ جنوری کو ۲۸ خدام نے وقارِ عمل کیا ۔ یکم تا ۱۰ جنوری ہفتہ اصلاح و ارشاد منایا گیا ۔ شعبہ خدمتِ خلق کے تحت دوائیں اور کپڑے اکٹھے کر کے غرباء میں تقسیم کئے گئے ۔

مجلس پھیرو چیچی تھرپارکر

۱۵ ر فروری کو شجر کاری مہم کا آغاز کیا گیا ۔ ۲۱ ر فروری کو ۵۰ میل سائیکل سفر کیا گیا ۔ پچاس فیصد خدام شامل ہوئے ۱۴ ر فروری کو نشانہ غلیل کا مقابلہ ہوا ۔ اسی دن مثالی وقارِ عمل منایا گیا ۔ ۲۲ ر فروری کو جلسہ مصلح موعود کا انعقاد ہوا ۔

مجلس خدام الاحمدیہ اورنگی ٹاؤن

۷ ر فروری تا ۱۴ فروری ۱۹۸۶ء ہفتہ وصولی ۔

۴ ا فروری کو ایک سائیکل سفر کیا گیا ۔ ۳۵ خدام اور ۲۴ اطفال شامل ہوئے ۔ فاصلہ ۴۰ کلومیٹر تھا ۔ اسی دوران نشانہ ائرگن کا مقابلہ ہوا ۔ ۳۳ خدام نے حصہ لیا ۔ ۱۴ فروری تا ۲۱ فروری ہفتہ "تربیت منایا گیا ۔ مورخہ ۲۱ فروری کو مثالی وقارِ عمل کیا گیا جس میں ۵۳ خدام شامل ہوئے ۔ ۲۲ فروری تا ۲۸ فروری ہفتہ خدمتِ خلق منایا گیا ۔ دورانِ ہفتہ خدام نے ہسپتالوں میں جاکر ۱۰۲ مریضوں کی عیادت کی اور مبلغ ۹۷ روپے کے پھل پیش کئے ۔

۲۱ ر فروری کو جلسہ "یوم مصلح موعود" منعقد کیا گیا ۔ دورانِ ماہ عاملہ کے ۴ اجلاسات ہوئے ۔ دورانِ ماہ ۹ خدام نے نماز باترجمہ سیکھی ۔

مجلس مقامی ربوہ

۱۷، ۲۰ فروری اور ۲۳ ر مارچ کو باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی ۔ ۲۶ ر فروری کو حلقہ جات میں اطاعت کے موضوع پر

اور ۱۴ مارچ کو ایفائے عہد کے موضوع پر تربیتی تقاریر ہوئیں۔ مارچ کے آخری عشرہ میں سہ روزہ تربیتی کلاس لگائی گئی جس میں ۱۹۷ خدام شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں ماہ فروری میں صدر جنوبی نے ۴ روزہ تربیتی کلاس کا اہتمام کیا۔ صحبت صالحین کے تحت ۳ محفلوں کا اہتمام کیا۔ جس میں ۳ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو مدعو کیا گیا۔ ۷ فروری آل ربوہ مقابلہ تلاوت مجلس نصیر آباد کے زیر اہتمام ہوا جس میں ۱۷ خدام نے حصہ لیا۔ اس کے علاوہ حلقہ جات میں بیت بازی، پیغام رسانی اور دینی معلومات کے مقابلے ہوئے۔ "حضرت مصلح موعود کے ملی کارنامے" کے عنوان پر آل ربوہ مقابلہ مضمون نویسی ہوا جس میں ۲۰ خدام نے حصہ لیا۔

۱۵ مجالس سوال و جواب منعقد ہوئیں۔ ۱۴ تا ۲۱ فروری ہفتہ تحریک جدید منایا گیا ۴۳ بوتل خون مریضوں کو عطیہ دینے کا انتظام کیا گیا۔ ۳۳۰۳ روپے نقد غرباء کی مدد کے لیے دیئے گئے۔ نیز ایک ہزار اینٹ تعمیر مکان کے لیے مہیا کی گئی ۶ بکرے صدقہ اسیرانِ ساہیوال کے لیے دیا گیا۔ صنعت و تجارت کے تحت ۲ سٹال لگائے گئے فروری میں ۱۴ اور مارچ میں ۳۰ وقار عمل ہوئے۔ ۱۶۹ خدام نے ۵۰ میل سائیکل سفر سکیم میں حصہ لیا ۲۱۰ خدام پیدل سفر سکیم میں شامل ہوئے ۳۳۲ خدام نے اجتماعی سیر کی۔ ربوہ کے باہر کی ٹیموں سے ۹ دوستانہ میچ کھیلے گئے ۲۱ مارچ آل ربوہ ۱۰ کلومیٹر کراس کنٹری ہوئی۔ ۲۱ تا ۲۷ مارچ دارالصدر جنوبی نے ہفتہ صحتِ جسمانی منایا جس میں کیمپنگ ہوئی اور رنگ کا محلہ کی سطح پر ٹورنامنٹ ہوا۔ ناصر ہوسٹل کے تحت آل ربوہ بلاک وائز میروڈبہ ٹورنامنٹ ہوا یوم مصلح موعود اور یوم بانی سلسلہ احمدیہ کے موقع پر فٹ بال اور کبڈی کے نمائشی میچوں کا اہتمام کیا گیا۔ قیام الصلوۃ کے موضوع پر ۳۰ تقاریر ہوئیں ٭ ٭ ٭

آخری صفحہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے زمانہ کے جسقدر آدمی تھے سب کو حضور سے اپنے اپنے طریق کے مطابق محبت تھی مگر جسقدر ادب و محبت حضور سے حضرت مولانا نورالدین کو تھا۔ اسکی نظیر تلاش کرنی مشکل ہے چنانچہ ایک دن میں حضرت مولوی صاحب کے پاس بیٹھا تھا۔ وہاں ذکر ہوا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے کسی دوست کو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی احمدی سے کرنیکو ارشاد فرمایا۔ مگر وہ دوست راضی نہ ہوا۔ اتفاقاً اسوقت مرحومہ امۃ الحیٔ صاحبہ بھی جو اسوقت بہت چھوٹی تھیں کھیلتی ہوئی سامنے آگئیں۔ حضرت مولوی صاحب اس دوست کا ذکر سُن کر جوش سے فرمانے لگے کہ مجھے تو اگر مرزا کہے کہ اپنی اس لڑکی کو نہالی (ایک مہترانی تھی جو حضرت صاحب کے گھر میں کام کرتی تھی) کے لڑکے کو دیدو تو میں بغیر کسی انقباض کے فوراً دیدونگا۔

یہ کلمہ سخت عشق و محبت کا تھا۔ مگر نتیجہ دیکھ لیں کہ بالآخر وہی لڑکی حضور کی بہو بنی اور اس شخص کی زوجیت میں آئی جو حسن و احسان میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا نظیر تھا۔

Monthly KHALID RABWAH

Regd. No. L5830 EDITOR ABDUL SAMEE KHAN MAY 1986